لاتهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن حکیم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

نمبر ٤ — کلکتہ : چہار شنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta Wednesday, January 28, 1914.

فی پرچہ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 1 4-2

الهلال

3

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ – ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

تیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ٤ | کلکته : چهارشنبه یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 28, 1914.

فهرس

الاسبوع	۱
شذرات (حادثۂ زمیندار پریس لاهور)	۲
مقالۂ افتتاحیه (ندوة العلماء)	۵
مقالات (تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوهر)	۹
„ (مکتوب آستانه)	۱۱
مطبوعات جدیده (افاده)	۱۲
مراسلات (ندوه اور قوم کي سرد مهري)	۱۳
„ (آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس)	۲۰
اقتراعیات عثمانیه	۱۴
جزائر فلي پائن	۱۵
مذاکرۂ علمیه (آثار عرب)	۱۷
برید فرنگ (سنه ۱۹۱۳ - اور هلال)	۱۹

تصاویر

سید جمال الدین - اسد آبادي	۶
شیخ محمد عبده - مصري	۷
بلقیس خانم هوائي جهاز میں	۱۴
بلقیس خانم هوائي جهاز کے لباس میں	۱۴
اقتراعیات عثمانیه کي ایک جماعت	۱۴
جزائر فلي پائن کے باغات	۱۵
جزیرۂ مورو (فلي پائن) کا ایک مکان	۱۵
سید محمد وجیهه افندي شیخ الاسلام جزائر فلي پائن	۱۵
سنه ۱۹۱۳ع	۱۹

الاسبوع

مسٹر گاندهي اور یونین گورنمنٹ کي مراسلت شائع هو گئي هے - ماحصل یه هے که مفاهمت معهولی کمیشن کي رپورٹ تک ملتوي رهیگي - ماخوذین چهوڑ دیے جائینگے - نه هندوستانیوں کي طرف سے بد سلوکي پر زور دیا جائیگا اور نه گورنمنٹ اپني صفائي کے گواه پیش کریگي -

مسٹر گاندهي خود تو گواهي نهیں دینگے تاهم وه سربنجمین کو مدد دینگے -

ڈبلو - جي - آر - مسٹر دنگ ایک مشهور کاشتکار نیشکر هے - اس پر بقن کي هندوستانیوں کي طرف سے وولم میں یه دعوی دائر کیا گیا هے که موجوده اسٹرائک میں اس نے جسماني نقصان پهنچانے کا اراده کیا تها - ملزم اقرار کرتا هے که اس نے کیا تها مگر اسکے بعد اتنا اور بهي اضافه کرتا هے که میں نے ازراه مدافعت کیا تها ! سچ هے - حکمراں قوم کے افراد کے حملے همیشه مدافعت هي کے لیے هوتے هیں !

روز انه اخبارات میں آپ نے پڑها هوگا که مزدوري پیشه جماعت کے لیڈروں میں مسٹر کریسویل بهي گرفتار هوے تهے - مسٹر کریسویل نے ایک پمفلٹ شائع کیا تها جسمیں انهوں نے اسٹرائک کرنے والوں کو ثبات و استقامت کي دعوت دي تهي - عدالت نے یه تسلیم کیا که اس پمفلٹ کا مقصد اس سے زیاده نه تها - مگر با ایں همه انکو ایک ماه قید محض کي سزا دیگئي !

جوهانسبرگ کے ایک تار سے معلوم هوتا هے موجوده اسٹرائک سے فی هفته ایک لاکه پونڈ کا نقصان هو رها هے - یه نقصان فوجي قانون کے مصارف کے علاوه هے جسکي تعداد ڈیڑ لاکه هفته وار هے -

ترکوں کے موجوده افلاس مالي کي اصلي دوا اقتصادي اصلاح هے، مگر بد قسمتي سے وه همیشه اس سے غافل رهنے پر مجبور هوے - لیکن اب معلوم هوتا هے وه اس طرف

شذرات

اسلامیه اسکول بریلي

اسلامیه اسکول بریلي کي حالت چند در چند وجوه سے ردي هو رهي تهي - سب سے پہلے اسکے مکان کا مسئله پیدا هوگیا تها، پهر اسکے افلاس مالي کي مصیبت بهي نهایت شدید تهي - پچهلے دنوں بعض احباب بریلي سے اسکے حالات همیں معلوم هوے تهے اور اراده تها که اسکي نسبت الهلال میں لکها جاے -

لیکن اب ایک خط سے یه معلوم کرکے نهایت مسرت هوئي که هز هائینس نواب صاحب رامپور نے اسکي حالت پر توجه فرمائي اور دس هزار روپیه کے عطیه سے مسلمانان بریلي کي تعلیم کو زنده کردیا - فجزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء -

دولت و ریاست ایک سب سے بڑا عطیۂ الهي هے بشرطیکه وه اسي کي راه میں صرف هو، اور اسکي راه اسکے بندوں کي خدمت کي راه میں پوشیده هے - آج ملک میں کارهاے خیریه کیلیے دولت کي اتني کمي نهیں هے جتني ان دست هاے کرم کي کمي هے جو اسکا اصلي مصرف سمجهیں، اور اسکا صحیح استعمال کریں - ایسي حالت میں همارا فرض هونا چاهیے که جب کهیں سے دولت کے صحیح استعمال، اور خدمت خلق الله کي سچي مثال کي صدا آے تو فوراً اسکا استقبال کریں، اور عزت و مدح کي وه بڑي سے بڑي جگهه دیں، جو اسکا اصلي حق هے -

هم کو بریلي کے اسکول کا حال معلوم هے، نیز مسلمانان بریلي کي تعلیمي ضروریات کا - هم سمجهتے هیں که هز هائینس کا یه عطیه ایک نهایت قیمتي اور بر وقت فیاضي هے جسکے لیے قوم کو انکا شکر گذار هونا چاهیے -

مذہبہ هے هیں - غیر اسلامي دکانوں کے بائیکاٹ کي جو تحریک شروع هوئي تهي وه ابهي جاري هے - ۲۰ ماه حال کے تار سے معلوم هوتا هے که ایک یوناني حلوائي کي دکان کي کهڑکیاں توڑ ڈالي گئیں، اور غیر مسلم دوکانوں سے خرید نے والوں کو سخت ملامت کي گئي -

عثماني بیڑے میں جو اضافے هوے هیں، انکے حالات تو آپ پڑهچکے هیں - اسکے جواب میں یونانیوں نے بهي چند جهاز خریدنا چاهے تهے مگر اس خیال میں کامیابي نهیں هوئي، لیکن اگر یوناني بیڑے میں جهازوں کا اضافه نهیں هوسکا تو بربادکن کشتیوں کا اضافه تو هو گیا - ۲۳ کا تار هے که کیل سے ٦ تارپیڈو کشتیاں یونان روانه هو گئیں -

اسماعیل کمال بے ایک قدیم و مشهور فتنه پرداز الباني هے - یه اسیکي کوششیں تهیں جنهوں نے یورپ کو اپنے ارادے میں کامیاب کیا اور گو البانیا میں مسلمانوں کي آبادي کا فیصدي هے مگر با ایں همه وه هلال کے سایه سے محروم کیا گیا -

اسماعیل کي یه اسلام سوز کوششیں صرف البانیا کا حکمراں بننے کے لیے تهیں - یورپ نے چاها تها که وه چند روز تک اپني اس دیرینه تمنا کا لطف اٹهالے لیکن حالات نے ساتهه نه دیا - ۲۳ کا تار هے که اسماعیل نے البانیا کي صدارت سے استعفا دیدیا - کمیشن نے قبضي بے وزیر داخلیه کو انکي جگه مقرر کیا هے، اور اسکي اطلاع تار کے ذریعه الکیسن اور بیروت میں دیدي هے -

اب تازه کے دوسرے تار سے معلوم هوتا هے که الباني جرگوں نے ایپرس اور البانیا کے ان دیهاتوں کو تاراج کرنا شروع کردیا هے، جو یونان نے خالي کیے هیں - کمیشنر مسلم پولیس کے ایک دستے کو ان خوفزده مقامات پر جانے کا حکم دیا هے

حادثـۂ ,, زمینـدار پریس " لاهــور

شـکست صلـــح

وهـــم بـــدؤ کـــم اول مـــرة !

اتخشو نهـم ؟ فالله احق ان تخشوه ان کنتـم مومنین !

تاثیـر آہ و ناله مسلـم ' ولے مترس
مارا هنوز عربدہ باخویشتن بسے ست !

واقعۂ " زمیندار پریس " لاهور میں فی الحقیقت ارباب بصیرة کیلیے بہت سي عبرتیں پوشیدہ هیں جنہیں یکے بعد دیگرے بیان کرونگا ' گو انکا بیان کرنا بعض لوگوں کیلیے کتنا هی موجب غیظ و غضب هو : قل موتوا بغیظکم ' ان الله علیم بذات الصدور (۳ : ۱۱۵) میں اُن لوگوں کو کبھی بھی اپنے سے خوش نہیں رکھه سکتا جنکي نسبت مجھے یقین ہے که انکي خوشی خدا کي خوشي کے خلاف ہے - پھر یه مغرور نادان کیوں ایسا چاھتے هیں ؟ مسیح اپنے پیروؤں سے یقیناً زیادہ حکیم تھا جبکه اُس نے کہا که ایک نوکر دو آقاؤں کو خوش نہیں کرسکتا - پس ایک راہ کا اختیار کرنا ناگزیر ہے !

و لن ترضی عنك الیهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هـــدی اللـــه هو الهدی ' و لئن اتبعت اهـــواءهم بعـــد الذي جاءك من العلم ' مالك من الله من ولي و لا نصیـــر (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے یہود اور نصاری کبھي بھي خوش نہونگے جب تـک نه اُنھي کا طریقه اختیار نه کرلو - پس اُن لوگوں سے کہدو که الله کي هدایت تو وهي هدایت ہے جس پر هم چل رہے هیں - اور اگر تم نے بعد اسکے که تمهارے پاس علم صحیح موجود ہے ' اُنکي خواهشوں کي پیروي کي تو پھر جان لوکه تم کو الله کے غضب سے بچانے والا نه تو کوئي دوست هوگا اور نه کوئي مددگار !

سب سے [illegible] میں اس واقعه کے اندر ایک عظیم الشان احسان الهي [illegible] بشارت دیکھتا هوں ' اور سچ یه ہے که اُس حق [illegible] قدوس کا [illegible] ارباب حق کیلیے مصلحت و حکمت سے خالي نہیں هوتا - [illegible] اور جماعتوں کے حس و غیرت اور جوش حیات کی پرورش [illegible] جبر و تشدد مثل اُس پاني کے ہے جو کسي خشک و [illegible] درخت کي جڑ پر ڈالا جاے - یه پاني جس مقدار میں [illegible] ہے ' ٹھیک اُسي کے مطابق اُسکي نشوونما [illegible] ہے

خدا کی [illegible] معلوم هوتي ہے که اب هندوستان کے مسلمان [illegible] اس طرح [illegible] که پھر اُنھیں کوئي نه سلا سکے [illegible] سے [illegible] هوں سے نکلتي ہے اور اُسکي مشیت [illegible] زبان [illegible] حوادث عالم کی زبان ہے - اگر ایسا نہوتا تو اسباب [illegible] مسلسل نه هوتے ' اور تنبیه و غفلت شکني کے تازیانے [illegible] بعد دیگرے نه پڑتے -

[illegible] زمین طلبي اور تقسیم بنگاله کي منسوخي [illegible] ڈالا - اب [illegible] کي ضرورت تھي جو برسے ' اور [illegible] کی ضرورت تھي جو [illegible] پہنچاے - پس جنگ بلقان نے [illegible] خون سے سیراب کیا ' اور اسکے بعد هي مچھلي بازار کانپور نے [illegible] مظالم کے سرخ نقاب اوڑھکر اپنا چہرا لاله گوں

دکھلادیا - یه سب کچھه اس بیج کي پرورش کیلیے کافي تھا ' لیکن کیا کیجیے که دهقان کي غفلت بھي شدید تھي اور دردان زراعت سے زمین کاهیں بھي خالي نه تھیں - پس ضرور تھا که خود قدرت الهي هی اسکا سامان کرتي ' اور جس پاني کے برسے بغیر یه بیج بارآور نہیں هوسکتا ' اسکي آبپاشي نه رکتي -

چنانچه ایسا هي هوا اور زمینـدار پریس کي ضبطي سے اس بارش نشو فرما کي ابتدا هوگئي ہے - جیسا که برستا رها ہے ' ویسا هي اب بھي برسیگا ' اور جیسا که همیشه هوا ہے ' اب بھي وہ سب کچھه هوگا - عقلمند کیلیے دانائي ہے ' پر نادان کیلیے غفلت لکھي جا چکي ہے ' اور روشني دیکھتي ہے ' مگر تاریکي کیلیے کچھه بھي نہیں :

پس اگر آنکھیں هیں تو دیکھیں ' اگر کان هیں تو سنیں ' اور اگر دل هیں تو سمجھیں : وهو الذي جعل لکم السمع والابصار والافئدہ ' قلیلا ما تـــذکرون !

حادثۂ مسجد کانپور کے بعد غفلت کے سرد جھونکے چلنے لگے تھے ' خدا نے چاها که ایسا نہو ' کیونکه اسکي مرضي یہي معلوم هوتي ہے که اب ایسا نہوگا - پس اس نے تمهاري پشت غفلت پر ایک اور تازیانه لگایا ' اور تمهارے دل غفلت سرشت کو ایک اور مہلت بیداري دیني چاهي اسکي هر بخشي هوئي فرصت کو تم نے ضائع کیا ہے ' اسکی هر دي هوئی قوۃ عمل کو جو ادھر تین سال کے اندر تمهیں عطا هوئی ' نذر غفلت و نادانی کیا گیا ہے ' اور وقت کي هر صدائے کار جواب عمل سے محروم واپس کردي گئی ہے - لیکن کچھه ضرور نہیں که همیشه ایسا هی هو - اگر تمهاري غفلت شدید ہے تو خدا کا تازیانۂ بیداري بھي کچھه کم شدید نہیں - یه تمهاري غفلت اور وقت کي هشیاري کا مقابله ہے - آخر میں تمهیں هارنا هي پڑیگا - کب تک ایسا هوگا که اٹھوگے اور پھر لیٹوگے ؟ کھڑے هوگے اور پھر گروگے ؟ اگر اٹھانے والا هاتھه وهي ہے تو وہ تمهیں بستر پر لوٹنے کي جگه زمین پر دوڑا هي کر چھوڑیگا !

لیکن افسوس ہے که اس حقیقت کے سمجھنے کي هم سے زیادہ ضرورت همارے گورنمنٹ کو تھي ' مگر تاریخ عالم بتلاتي ہے که جب هونے والا هوتا ہے ' اور آنے والا وقت آتا ہے تو جاننے والے ناسمجھه ' اور دیکھنے والے کور هوجاتے هیں - افسوس که گورنمنٹ میں صوبوں اور شہروں کے حکام کا عنصر اصلی قوام حکومت ہے ' اور حکومت کي اعلی قوتیں وقت کي اصلي حالت اور ملک کے حقیقي دکھه سے بے خبر رکھي جاتي هیں -

هندوستان میں آج دو تحریکیں موجود هیں : ایک وطني تحریک ہے جو هندوستان کي سب سے بڑي کثیر التعداد قوم میں پیدا هوئي ' اور اسکا مرکز بنگال ہے - دوسري اسلامي تحریک مسلمانان هند کي بیداري کي ہے ' جو اب اپني غفلت کي ضائع کردہ جگه جلد جلد چلکر کسی طرح حاصل کرنا چاهتي ہے - کیا یه بہتر نہیں ہے که پچھلے کیلیے پہلے سے عبرت پکڑي جاے ؟

مسیحا انٹی ملیریا میکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

منیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ برسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

بنگاليوں كي تحريک جب شروع هوئي تو بهتر تها كه تقسيم بنگال كا اُسے بهانه نه ديا جاتا اور غير مدبر لارڈ كرزن كي جگه مدبر و دانا لارڈ هارڈنگ كي پاليسي اختيار كي جاتي - ليكن ايسا نهيں كيا گيا - سختي اور قوة سے هر آواز كو بند كر دينا چاها ' اور قانون كے جا و بيجا استعمال كي غلط و نا كام قدرت نے يه غلط مشوره ديا كه درخت جڑ سے اكهاڑ كر پهينک ديا جاسكتا هے - پس اخبارات بند هوے ' پريس ضبط كيے گئے ' جلسوں كو روكا گيا ' شهر كے اندر انعقاد مجالس كا قانون نافذ كيا گيا ' اور هر مجسٹريٹ اور هر حاكم ضلع كو اپنے انتهائي اختيارات كي نمايش كيليے چهوڑ ديا گيا -

ليكن اسكا كيا نتيجه نكلا ؟ اگر مقصد حاصل هو جاتا تو يه اچها تها ' مگر كيا مقصد حاصل هو؟ كيا پهوڑے كو دبانے كي كوشش سے يه نهيں هوا كه جو ماده باهر نكلكر بهتا وه اندر هي اندر پكنے لگا ؟ مانا كه پيشاني اور منهه بے داغ هوگيا ' مگر كپڑے كے اندر كي چهپي هوئي پيٹهه پهوڑوں سے بهر بهي تو گئي ؟

وه آگ جو شكوه و شكايت كا دهواں بنكر دهيمي پڑجاتي ' جب دبا دي گئي تو گندهک كے آتش فشاں مادے كي طرح اندر هي اندر كهولنے لگي - پهر ايسا هوا كه يكايک بهونچال آے ' اور زلزلوں نے ديواروں كو ٹكرا ديا اور بنيادوں كو هلا هلا كر گرا ديا - آج دس برس سے طاقت اور هشياري اپني انتهائي قوتوں كو صرف كرچكي هے ' ليكن نه تو اُس اندروني اتش افشاني كا سراغ لگتا هے ' اور نه كوئي پاني ايسا ميسر آتا هے جس سے پورے طور پر وه آگ بجهائي جاسكے - ملک كي تمام امن خواه عقول يكسر مضطرب اور عاجز هيں -

همدرد و غمگسار پادشاه آيا ' مگر افسوس كه مرض كے مهلک هو جانے كے بعد اُسكا علاج كيا گيا - تقسيم بنگال كي منسوخي گويا اُس آگ پر بعد از وقت پاني كا ڈالنا تها - مگر كل تک كے واقعات سے پوچها جاسكتا هے كه وه بجهه گئي هے يا ابهي باقي هے ؟

كيونكه اگر آگ زمين كے اوپر هوگي تو بجهائي جا سكيگي ' پر اگر تم نے غلطي سے اُسے نيچے جانے ديا تو پهر وه چلي جائيگي ' اور نه تو تمهارا هاتهه وهاں تک پهنچ سكے گا كه خاک ڈال سكو ' اور نه تم اُسے ديكهه سكوگے كه اسپر پاني چهڑكو !

برخلاف اسكے موجوده اسلامي تحريک ايک پر امن اور عافيت خواه حركت تهي ' جو ابتدا ميں تو عام مصائب اسلاميه كي وجه سے نماياں هوئي ' اور پهر اندرون هند كے بعض حوادث كے متعلق قومي بيداري و اتحاد كي صورت ميں ظاهر هونے لگي - چونكه اسكے كاموں كو بند كرنے كي كوشش نهيں كي گئي ' اور اُس طرح كي سختي اور تشدد كا سلوک ابتدا ميں نهيں هوا جيسا كه اس سے پہلے هوچكا هے - اسكا نتيجه يه نكلا كه باوجود انتهاء جوش و خروش اور مذهبي درد و الم كے ' تمام هندوستان ميں ايک واقعه بهي اب تک ايسا نهيں هوا ' جسكي نسبت كها جاسكے كه يه امن اور وفاداري حكومت كے منافي هے !

مثلاً هلال احمر كے جلسے هر جگه هوتے تهے ' اور لوگ هندوستان كے باهر كے اسلامي مصائب پر ماتم كرتے تهے - انهوں نے ماتم كيا ' رزوليوشن پاس كيے ' اور رو دهو كے متفرق هوگئے - ليكن اگر ٥ حكومت كي طرف سے كهلي ركاوٹيں پيدا كي جاتيں ' جلسے روكے جاتے ' اخبارات كو بند كرديا جاتا ' تو دنيا ديكهه ليتي كه كيا نتائج نكلتے ' اور يهي جوش جو صرف اجتماع و انعقاد مجالس كي صورت اختيار كركے ختم هو جاتا تها ' كيسي خطرناک حالت پيدا كرليتا ؟

كيونكه جوش خواه كسي قسم كا جوش هو ' ليكن دبانے سے پرورش پاتا ' اندر هي اندر كهولتا ' اور پهر كبهي نه كبهي پهوٹتا هے -

پس گورنمنٹ كيليے بهترين حكمت عملي يهي تهي كه وه اسلامي تحريک كے ساتهه بندش اور ركاوٹ كي پاليسي كا نهيں بلكه تسامح اور فياضي كي دانشمندي كا سلوک كرتي - كيونكه نه تو اسميں غير وفاداري كي آميزش هے اور نه بغاوت كا بيج - وه صرف اپني اصلاح كرنا چاهتي هے ' اور اپني حكومت كو ايک كانسٹي ٹيوشنل گورنمنٹ يقين كركے بعض حكام كي بيجا سختيوں كيليے فريادي هے -

اسي كانپور كے واقعه كو ديكهو ! كيا وه بهتر تها جو سر جميس مسٹن نے كيا ' يا وه ' جو لارڈ هارڈنگ نے ؟ پہلے نے بهڑكايا اور دوسرے كي دانشمندي نے بهڑكتے هوے كو يكايک بجها ديا -

اب هر طرف سكوت تها اور خاموشي ' ليكن زميندار پريس كا واقعه وه نيا قدم هے جو خود گورنمنٹ پنجاب نے بڑهايا هے -

تاهم اس غفلت آباد حكومت ميں ايک آنكهه هے جو تدبير و دانش كي سچي روشني سے منور ' اور حكمت و عاقبت بيني كي بصيرت سے مجلى هے - وه ' جس نے دهلي ميں زخم و خون كا جواب صبر و تحمل سے ' اور دشمني كے پيغام كو محبت كے جواب سے سنا - جو ۱۴ - اگست كو كانپور آيا تا كه زندانيان بے جرمي كو امن كا پيغام سناے اور اس نے كها كه ميں پدرانه محبت كے لهجے ميں تم سے كهتا اور تمهارے پانؤں كي بيڑياں كهولتا هوں -

وه كون ؟

دانشمند لارڈ هارڈنگ !

وقت هے كه وه اپنے زمانۂ حكومت كي سب سے آخري مگر حكومت كيليے سب سے بڑي نيكي انجام دے -

ليكن اگر ايسا هوا تو يه گورنمنٹ كيليے عافيت اور بهتري هوگي ' اور اُسكي خير خواهي اگر منظور هو تو صرف اسي مشورے ميں سچائي هے جو ديا جاتا هے - ورنه جيسا كه لكهه چكا هوں ' موجوده تحريک كي على الرغم حكومت پرورش كيليے تو واقعات كا نيا سلسله مهلک هونے كي جگهه يقيناً حيات بخش هے -

مجهے هميشه حيرت هوتي هے كه دنيا كے بعض مسلم اور معلوم حقائق كے اعلان و تذكره سے باوجود علم و واقفيت كے لوگ كيوں گهبراتے هيں ؟ يه جو كچهه كه ميں كهه رها هوں يه بهي ايک ايسي هي تلخ مگر غير متزلزل حقيقت هے - دنيا كي تمام قوموں كي تاريخوں كو پڑهو - يورپ كے متمدن ترين ممالک كي گذشته چار پانچ صديوں پر نظر ڈالو - اگر ان سب كے ليے وقت و مهلت كا عذر هو تو مشرق كے قريبي حوادث و تغيرات كو ديكهو ' كيا هر جگهه اور هر مرتبه ايسا هي نهيں هوا هے كه زندگي كي گرمي كو بربادي كي آگ سمجهه كر جبر و تشدد كا پاني ڈالا گيا هے اور وهي پاني تيل كا سا اثر پيدا كر كے بجهانے كي جگهه اور مشتعل كرتا رها هے ؟ يه سچ هے كه هوا چراغ كي لو كو بجها ديتي هے مگر كيا يه بهي سچ نهيں هے كه انگيٹهي كے شعلوں كو بهڑكا بهي ديتي هے ؟

پهر وه لوگ جو وه كچهه كرتے هيں جس سے بهڑک پيدا هو ' گورنمنٹ كے خيرخواه هيں ' يا وه جو ايسا مشوره ديتے هيں جس سے شعله افروزي كي جگهه سكون و امن پيدا هو ؟ فاي فريق احق بالامن ان كنتم تعلمون ؟

مساجد اسلامیه و مجالس سیاسیه

روزانه معاصر دهلي سے معلوم هوتا هے که مساجد میں انعقاد مجالس کا مسئله پهر چهڑ گیا هے -

شاید کوئي کمیٹي قائم هوئي هے جسکا مقصد یه هے که دهلي میں ایک مسلم هال تعمیر کیا جاے - یه مقصد بہت اچها هے اور هر جگه ایسا هي هونا چاهیے - لیکن ساتهه هي یه تو کچهه ضرور نہیں که هر عمل صواب کے ساتهه ایک غلطي بهي ضرور کي جاے ؟

مسلم هال کي ضرورت کے اعلان کیلیے جو اشتہار شائع هوا هے ' اسمیں لکها هے که چونکه مساجد میں هر طرح کي سیاسي و تعلیمي مجلسیں منعقد نہیں هوسکتیں ' اور وهاں عبادت کے سوا اور کسي کام کي شرعاً اجازت نہیں ' اسلیے مسلم هال بنانا چاهیے -

مسلم هال بنانے کي تجویز ایک صحیح تجویز هے ' مگر افسوس که جو اسکي وجه بتلائي گئي هے وہ غلط هے ' اور بغیر اس غلطي کے بهي مسلم هال بن سکتا تها -

دهلي میں مسلم هال اگر بن جاے تو اسکا نفع اُس نقصان عظیم کے مقابلے میں بہت کم هوگا جو اس غلط فہمي کے خدا نخواسته قائم هوجانے سے مسلمانوں کو متصور هے -

مسلم هال اگر نہیں بنتا تو جانے دیجیے ' مگر خدا کیلیے اسلامي تعلیم و احکام کے متعلق غلط فہمیاں تو پیدا نه کیجیے -

میں اس امر کي علت سمجهنے سے همیشه عاجز رهتا هوں که جو لوگ مذهب اور مذهب کے احکام سے بے خبر هیں ' انکو کونسي ایسي شدید مجبوري پیش آتي هے که مذهبي فتوا دیں ؟

میں نے اس مسئله پر الهلال میں چار پانچ مقالات افتتاحیه مسلسل لکهے تهے مگر وہ صرف تصریحات قرانیه پر مبني تهے - آج پهر چند سطریں لکهونگا -

ان لوگوں کا بیان هے که مساجد صرف عبادت الهي کیلیے هیں - یه بالکل ٹهیک هے : ان المساجد لله - لیکن اس سے یه نتیجه کہاں نکلتا هے که مساجد میں اغراض صادقه و حقه کیلیے اجتماع مسلمین جائز نہیں ؟ بلکه حقیقت یه هے که جب تم نے یه تسلیم کر لیا که مسجد الله کي عبادت کیلیے هے ' تو ضمناً یه بهي مان لیا که مسلمانوں کے حقوق دیني و سیاسي و فوائد تعلیمي و اخلاقي کیلیے سعي و اجتماع بهي وهیں هوسکتا هے - کیونکه اسلام صرف جسم کے رکوع و سجود هي کو عبادت نہیں کہتا ' بلکه راستبازي و صداقت ' اور حق پرستي و عدالة کا هر کام اسکے نزدیک مفہوم عبادت میں شامل هے -

بہتر هے که اس بارے میں آنحضرة صلی الله علیه وسلم اور خلفاء راشدین کا اُسوۂ حسنه تلاش کریں - عصر نبوت میں مسجد نبوي ایک عام اجتماع گاہ اسلام و مسلمین تهي جس میں هر طرح کے معاملات انجام پاتے تهے - میں شواهد کتب سے اسکے نظائر بکثرت پیش کرسکتا هوں که آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے مسجد هي میں تمام سیاسي مجامع منعقد کیے ' مسجد هي میں جنگ کي طیاریوں کے خطبے دیے ' مسجد هي ایک عدالت کدہ تهي جہاں مقدمات فیصل هوتے تهے ' اور اسي کا صحن دار الشوری تها جسمیں مهاجرین و انصار سے مهمات امور سیاسیه پر مشورے لیے جاتے تهے - کتب سیر و حدیث ابهي دنیا سے نابود نہیں هوئي هیں اور علم ابهي مسلمانوں میں باقي هے - تعجب هے که لوگ غلط دعووں کے کرنے میں کیوں اس درجه بے باک هیں ؟

کم از کم لوگ زاد المعاد اور طبري هي کو پڑهلیں - نه صرف یه که انحضرة نے مسجد میں سیاسی اجتماعات کیے بلکه بهمکه اسلام کے بڑے بڑے مهمات امور مسجد نبوي هي کي مجالس میں طے پائے - فدیۂ اسیران بدر ' جنگ احد میں مدینه سے نکلنا ' غزوۂ خندق کي محصوري ' حمله آوروں سے مدینه کي ایک ثلث پیداوار پر صلح کرلینے کا مسئله ' مسئلۂ حدیبیه ' یه اور اسي طرح کے بے شمار مسائل هیں جو مسجد نبوي هي میں طے پاے تهے -

خلفاء راشدین کا زمانه اسلام کي ایک کامل ترین عملي تصویر تهي ' اور اُس زمانه میں مسجد نبوي ٹهیک ٹهیک مدینه کا ایک " مسلم هال " تهي - عام قاعدہ یه تها که جب کبهي کوئي اهم واقعه پیش آتا تو موذن نکلتا اور پکارتا " الصلوة جامعه " یه سنکر تمام لوگ گهروں سے نکلتے اور مسجد نبوي میں جمع هوجاتے - پهر خلیفۂ وقت کهڑے هوکر خطبه دیتا اور اس معامله کو بیان کرتا - ملکوں پر حمله و دفاع کے مشورے یہیں هوئے ' فتح کي خوشخبري یہیں سنائي گئي ' ذمیوں کے حقوق پر یہیں بحث هوئي ' جزیه کا مسئله یہیں طے پایا ' مختلف مسائل دینیه پر یہیں بحثیں هوئیں ' احادیث کي تحقیق و تنقیح یہیں کي گئي ' والیان ولایت سے باز پرس کي گئي تو مسجد هي میں ' حقوق و دعاوي کا فیصله هوا تو اسي مسجد میں ' حکومت سے ناراضگي و رضا کے اظهار کي مجلسیں بهي یہیں هوئیں ' اور حکام و عمال کا تقرر اور انکي رپورٹیں بهي یہیں پیش هوئیں -

اتنا هي نہیں بلکه مسجد نبوي فی الحقیقت ایک دائمي انجمن تهي - علامۂ بلاذري لکهتے هیں :

کان للمهاجرین مجلس في المسجد ' فکان عمر یجلس معهم ویحدثهم عما ینتهي الیه من امر الآفاق (فتوح البلدان صفحه : ۳۱)	مسجد نبوي میں مهاجرین کي ایک مجلس تهي - حضرت عمر انکے پاس بیٹهتے تهے اور ملک کے جو واقعات اُن تک پہنچتے تهے ' انکو بیان کرتے تهے -

مورخ طبري بلکه جمیع مورخین نے لکها هے که جب حضرة عمر رضي الله عنه نے مسجد نبوي کو وسیع کیا تو ایک خاص چبوترہ اسلیے بنایا تا که لوگ وهاں بیٹهکر صحبت کرسکیں -

اگر مسجد کا عبادت کیلیے مخصوص هونا یه معني رکهتا هے که نماز و اعتکاف کے سوا وهاں اور کچهه نہو ' تو علاوہ ان تمام شواهد معتبرۂ تاریخ و حدیث و سیر و اعمال صحابۂ کرام کے ' صحیح ترمذي کي اُس حدیث کا لوگ کیا جواب دینگے جسمیں حضرة عائشه فرماتي هیں که " کان رسول الله ینصب لحسان (بن ثابت) منبراً فی المسجد فیقوم علیه یهجو الکفار " یعني انحضرة صلی الله علیه وسلم مسجد میں منبر نصب کرتے تهے اور اسپر حسان بن ثابت کهڑے هوکر اپنے وہ قصائد سناتے تهے جنمیں کفار کي هجو اور برائیاں هوتي تهیں !

اگر مسجد میں کفار و اعداء اسلام کي هجو نظم میں جائز تهي تو کیا آج نثر میں حرام هوگئي ؟ فاین تذهبون ؟

معلوم نہیں لوگوں کا " سیاست " سے کیا مقصود هے ؟ کیا قتال مرتدین ' مسئلۂ جزیه ' عمال و حکام کا تقرر ' امراے فوج کا انتخاب ' تقسیم غنیمت ' سنۂ هجري کا تعین ' ترتیب دیوان و دفاتر ' تجارت غیر قومي کا محصول ' وغیرہ وغیرہ ملکي مسائل نہیں هیں ؟ اگر هیں تو میں اسکا ثبوت دینے کیلیے موجود هوں که یه مسجد کي هي مجالس میں طے پاتے تهے -

مسجد هی مسلمانوں کے هر طرح کے اجتماعات دینیه و سیاسیه کي اصلي جگه هے اور یه نا ممکن هے که هم مسلمان اسکو فراموش کرسکیں - مسلمانوں کیلیے اسوۂ حسنه آنحضرة اور صحابۂ کرام هیں ' نه که کسي مسجد کي کمیٹي ' یا کسي شہر کے چند بڑے آدمیوں کے ترهات و اباطیل -

الهلال

يكم ربيع الاول ١٣٣٢ هجري

مدارس اسلاميه

ندوة العلما

(اور مسئلهٔ اصلاح و احياء مات)

(٢)

(الهلال اور مسئلهٔ ندوه)

ميں ندوه كے مسئله پر كئي نمبروں ميں ايک مفصل تحرير لكهنا چاهتا هوں - ميرا مقصود اصلي أسكي موجوده حالت هي نهيں هے اور نه اشخاص كا كوئي سوال - ضرورت اسكي هے كه ندوه كي هستي' اسكي ضرورت و عدم ضرورت' اور اسكے بقا كے طريق و وسائل پر ايک آخري نظر ڈالي جاے -

ميں يه بهي ظاهر كر دينا چاهتا هوں كه ندوه كے موجوده مسائل نے اگرچه زير نظر موضوع كو بحث و اختبار كي آخري منزل تک پهنچا ديا هے' ليكن في الحقيقت ميرے ليے أن ميں كوئي نئي تحريک نهيں هے - اگر يه گذشته حالات ظاهر نه هوتے' جب بهي ميں اس موضوع كو أسي طرح بحث و فيصله طلب سمجهتا' جيسا كه اب سمجهتا هوں - البته يه ضرور هے كه بستر مرض كا هر عهد يكساں نهيں هوتا' اور إسي ليے علاج كا فرض و عمل بهي هميشه بدلتا رهتا هے - كبهي نبض پر هاتهه ركهنے اور نسخه لكهدينے هي پر معالج كا كام ختم هوجاتا هے' ليكن كبهي ضرورت هوتي هے كه آلات جراحي كا كيس بهي كهولا جاے' كيونكه جو مواد اندر پيدا هوگيا هے وه نه تو اب خشک هو سكتا هے اور نه اپنے عمل مهلک سے باز آ سكتا هے -

پس اگر گذشته تغيرات پيش نه آتے جب بهي ميں كسي نه كسي وقت ندوه پر لكهتا' اور ٹهيک ٹهيک وهي سب كچهه كهتا جو آج كهونگا - اگر گواهي كي ضرورت هو تو ميں متعدد ناموں كو پيش كرسكتا هوں جو اس امر كي شهادت دينگے كه ايسے چار پانچ برس پهلے ندوه و دارالعلوم كے متعلق كيا رائے ركهتا تها' اور كس طرح بار بار چاهتا اور كهتا تها كه خاموشي مهلک اور دفع وقت و تسامح مرض پروري هے - چاهيے كه ايک مرتبه اوپر كے دبيز كپڑے أتار كر ندوه كے سينهٔ و پشت كي هڈياں دكهلا دي جائيں - ليكن هميشه مجهے اس سے روكا گيا اور كها گيا كه اس سے اصل كار كا نقصان متصور' اور اصلاح و فلاح بصورت ديگر متوقع هے - ميں نهايت رنج كے ساتهه كهتا هوں كه روكنے والے جناب مولانا شبلي نعماني تهے' جو سمجهتے تهے كه بغير كسي مخالفانه رويه كے اختيار كيے مقصد اصلي حاصل كيا جا سكتا هے - حالانكه يه ايک كبهي نه پورا هونے والا حسن ظن تها -

دهلي ميں جب ندوة العلما كا جلسه هوا تو ميں موجود تها - ميں سچ كهتا هوں كه آج جس نظر سے ندوه كو ديكهه رها هوں' بعينه اسي نظر سے اس وقت بهي ديكهتا تها - مجهكو پورا يقين تها كه جب تک ايک مرتبه فيصله كن وقت نه آئيگا' اس وقت تک ندوے كي زندگي هميشه خطرے ميں رهيگي - مولانا كو ياد هوگا كه ميں نے مولوي عبد الاحد مالک مجتبائي پريس اور متعدد اشخاص كي موجودگي ميں كها تها كه تسامح و التوا كي بنا پر كب تک بنياد اور اصول كے سوال سے غفلت كي جائيگي ؟ ايک پيمفلٹ لكهنا چاهيے اور اسميں شرح و بسط كے ساتهه ندوه كي زندگي كے مسئله كو صاف كرديناچاهيے تاكه ايک مرتبه ياس و اميد كا فيصله هوجائے -

ميري يهي رائے بغير كسي تزلزل كے أسكے بعد بهي رهي ليكن كها گيا كه نئے انتخابات هونگے' اركان كے تعداد اور قائم مقامي كا سوال چهيڑ جائيگا اور اس طرح خود بخود يه حالت بغير كسي هنگامے كے درست هوجائيگي -

(" دفع الوقتي " اور " التوا ")

دنيا ميں تمام كام كسي حقيقت اور اصول كے ماتحت هوتے هيں' ليكن ندوه كي حالت ابتدا سے عجيب رهي هے - مقصد كي رفعت و علو كا تو يه حال كه آج تمام عالم اسلامي ميں اصلاح و ترقي كي جتني تحريكيں هيں' أن سب ميں كوئي مقصد بهي اس درجه صحيح و حقيقي اور متيقن الفلاح نهيں جيسا كه ندوه كا - ليكن طريق كار كا يه عالم كه نه تو اسے كوئي متفق عقيده حاصل اور نه كوئي متحد اصول موجود - صرف " دفع الوقتي " اور " التوا " كے دو نو ايجاد طريق عمل تهے' جن پر اسكے تمام كام چل رهے تهے - يعني هميشه اسكي زندگي كے اساسي سوال كو آينده كيليے ملتوي كردينا' اور اس التوا سے فرصت حاصل كر كے تهوڑا بهت كام كر لينا !

گويا شاه عالم كے اس بهت مشهور شعر كا مطلب صرف ندوه هي نے سمجها تها :

اوقات تو آرام سے گذرتي هے
عاقبت كي خبر خدا جانے

أسكي حالت بالكل أس غفلت سرشت مريض كي سي تهي جو فرصت حاصل كو فكر آينده پر ترجيح دے' اور محض اس ليے كه مرض اپنا عمل هلاكت بتدريج انجام دينا چاهتا هے' هميشه عمل جراحي كو كل پر ڈالتا رهے - يه ضرور هے كه تهوڑا أسے مهلت ديگا كيونكه هڈي كے گلنے كا عمل ايک دن ميں انجام نهيں پاتا' ليكن سانهه هي وه وقت بهي ضرور آئيگا جبكه حالت لا علاج اور نشتر كا عمل بهي بے سود هو جائيگا !

چنانچه وه وقت آگيا اور نهيں آيا تو صرف چند دنوں هي كي دير هے : فاني وجدتها قريبا ان انتم تجدونها بعيدا !

جب الهلال شائع هوا تو ميں نے اراده كيا كه ندوے كے مسئلے پر بهي ايک سلسلهٔ مضامين شروع كروں حالانكه اس وقت تک موجوده قصے شروع بهي نهيں هوے تهے' ليكن كچهه مشيت الهي ايسي هي تهي كه لكهنے كي مهلت نه ملي' حتى كه مدارس اسلاميه كا باب بهي شروع نهو سكا -

پس ايسا سمجهنا بالكل غلط هوگا كه موجوده حالات كي بنا پر ميں نے ندوه كے متعلق بعض رائيں قائم كي هيں اور انهيں شائع كرنا چاهتا هوں' بلكه سچ يه هے كه اگر يه تغيرات پيش نه بهي آتے جب بهي ميں اپنے پدس نظر كاموں ميں سے ايک ضروري كام

مسئلۂ ندوہ کو بھي سمجھتا تھا ' اور کسي نہ کسي وقت ضرور اسکو لکھتا - البتہ جیسا کہ کہہ چکا ہوں ' بستر مرض اور بستر نزع ' دونوں کے ساتھہ علاج کا یکساں سلوک نہیں ہوسکتا -

ندوہ کي تعمیر ھي میں خرابي مضمر تھي ' لیکن وہ وقت گذر گیا اور کئي دورونکے گذرنے کے بعد مولانا شبلي کي معتمدي سے نیا دور شروع ھوا - اسوقت جو کچھہ کیا جاتا وہ نسخہ نویسي و پرھیز میں داخل تھا - پھر کچھہ زمانہ گذرا اور ایک وقت آیا کہ نشتر کي ضرورت ھوئي - وہ وقت بھي گذر گیا - اب معلوم نہیں کہ کیا کرنا چاھیے ؟ بہر حال مایوسي کیسي ھي اپني آخرین منزل میں کیوں نہو ' لیکن پھر بھي سعي غفلت سے بہتر ھے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نہ کوشد کسے چرا ؟

(مسئلۂ اصلاح اور قرون اخیرۂ اسلامیہ)

ندوۃ العلما کي حقیقت یہ ھے کہ گذشتہ قرون اخیرہ میں مسلمانوں کے امراض تنزل کے دفع و علاج کیلیے جو بے شمار نسخے لکھے گئے ' منجملہ انکے ایک نسخہ ندوۃ العلما کي تحریک بھي ھے -

اسلیے ضروري تھا کہ سب سے پہلے ایک نظر اُن تمام نسخوں پر ڈالي جاتي ' یعنے قرون اخیرہ میں جس قدر مشہور تحریکیں اصلاح و تغیر کي پیدا ھوئیں ' اُن سب پر بحث کي جاتي ' اور دیکھا جاتا کہ ندوہ کو اُن سب میں کونسا درجہ حاصل ھے ؟ لیکن وہ ایک موضوع مستقل ھے اور اگر بالتفصیل اسے چھیڑا گیا تو اصلي مبحث رھجائیگا - پس صرف ایک تمہیدي اشارہ کرکے ندوہ کي جانب متوجہ ھوجاؤنگا -

المصلح العظیم ' والمرشد الحکیم ' السید جمالُ الدین اسد ابادي - طاب اللہ مضجعہ -

(جو دعوت و اصلاح کي قسم سیاسي کا اول بزرگ ترین داعي تھا)

گذشتہ نصف صدي تمام مشرقي ممالک میں اصلاح و تغیرات کي تاسیس و تحریک کا ایک دور گذارا ھے ' جو یکسر اسي مشغلہ میں بسر ھوا - نئي عمارت گو کوئي نہیں بني لیکن نقشے صدھا کھینچے گئے ' اور کام گو بہت کم ھوا لیکن کام کرنے کا شور و غل ھر جگہ رھا -

اس صدي کے آغاز ھي میں یورپ کا سیاسي و تمدني عروج اور مشرق کا تنزل پوري طرح نمایاں ھوگیا تھا - یورپ کي متمدن قومیں اپني جدید ترقیات کے ذخائر لیکر تقریباً تمام بڑے بڑے مشرقي ممالک میں پہنچ گئي تھیں ' اور اکثر مقامات میں تو انکا سیاسي اقتدار ھي انکے تمدن کي نمایش کر رھا تھا -

قوموں اور ملکوں کے عروج و زوال کے ھر ایسے موسم میں ھمیشہ کچھہ لوگ وقت سے پہلے بیدار ھو جاتے ھیں ' اور جبکہ تمام ملک خواب غفلت میں سرشار ھوتا ھے تو ھشیاري و بیداري کي صدائیں انکے اندر سے اُٹھنے لگتي ھیں -

(مبـدء تحـریک و دعـوت)

اسلامي ممالک کے تمام حصے اگرچہ یکساں غفلت و بے خبري میں آنے والے مہالک و مصائب کا انتظار کررھے تھے ' اور اس انقلاب عظیم کي طاقت سے بے خبر تھے جو یکایک یورپ کے تمدني اقتدار سے نکلکر تمام عالم کو مغلوب کر دینے والا تھا - تاھم چونکہ یورپین اقوام سے اختلاط و تعارف شروع ھوگیا تھا ' اسلیے قدرتي طور پر بعض ذکي الحس اور صاحب فکر طبائع وقت کے اثرات سے متاثر ھوئیں اور اپني حالت کا انکے عروج و اقتدار سے مقابلہ کرنے لگیں - اس طرح تغیر و اصلاح کي تحریکوں کا ایک سلسلہ شروع ھوگیا ' جس کا محرک اصلي تو مغربي تمدن کے اقتدار کا انفعالي اثر تھا لیکن اس اثر نے مایوسي کي جگہ سعي و کوشش کے جذبات پیدا کردیے تھے ' اور ترقي کا مطالعہ ' تنزل کے اسباب و بواعث کے کشف و حس کا ذریعہ بنگیا تھا -

میں سمجھتا ھوں کہ اسکي ابتدا اٹھارھویں صدي عیسوي کے پہلے عشرہ سے ھوئي جبکہ سلطان محمود خاں مصلح نے بعض جدید اصلاحات حکماً جاري کیں ' پھر سنہ ۱۸۰۵ میں نپولین بونا پارٹ نے مصر پر قبضہ کیا اور تین برس تک فرانسیسي فوج مصر میں مقیم رھي - فرانس نے دو علمي مہمیں فوج کے ھمراہ روانہ کي تھیں ' اور ایک جماعت علماء ھیئت و ھندسہ کي بھي اس غرض سے آئي تھي تاکہ دریاے نیل کا منبع دریافت کرے - نیز بولاق میں ایک رصدگاہ بھي طیار ھوئي تھي - مصر پہنچکر فرانسیسیوں نے غلبۂ و تسلط کي جگہ نفاق و مدارا کي ایک عجیب پالیسي اختیار کي - مصر میں داخل ھوتے ھي انھوں نے معلوم کرلیا کہ ممالیک و چرکس امرا کے ظلم اور فسق و فجور سے لوگ عاجز آگئے ھیں ' اور ترکي والیوں کي غفلت نے انھیں خودمختار کردیا ھے - پس انھوں نے عربي میں اعلانات شائع کیے ' جنمیں حمد و نعت کے بعد سلطان قسطنطنیہ کي خلافۃ کا اعتراف اور بقاے خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا تھي ' اور اسکے بعد لکھا تھا کہ ھم اسلیے آئے ھیں تاکہ ان غلام امرا کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلائیں ' اور سلطان المعظم کي زیر خلافت و حکومت اھل مصر کي خدمت کریں -

نپولین جامع ازھر میں آیا اور مسلمان ھوکر نماز پڑھي - اسکے جانے کے بعد فرانسیسیوں نے ایک عارضي فوجي حکومت قائم کي جسکا نائب السلطنت سلومن جاک تھا - یہ بھي مسلمان ھوگیا اور عبد اللہ جاک کے لقب سے اپنے تئیں مشہور کیا اسنے - ایک مصریہ مسلمہ سے نکاح کر لیا تھا جس سے دو لڑکے بھي پیدا ھوے - انکے نام اسلامي رکھے گئے ' اور شیخ عبد اللہ شرقاوي اور دیگر شیوخ ازھر نے عقیقہ وغیرہ کي تقریب میں شرکت کي !

شیخ عبد الله الشرقاوي نے اپني تاریخ " تحفة الناظرین " اور شیخ عبد الرحمن جبرتي نے " عجـائب الآثار في التراجم و الاخبار " میں نہایت تفصیل سے یہ حالات بیان کیے هیں - یہ دونوں شخص ازهر کے شیوخ میں سے تھے - فرانسیسوں نے مصر کیلیے جو پارلیمنٹ باسم " دیوان " بنائي تھي ' اسکے ممبر بھی تھے " اور همیشه انکے اکابر و علماء سے ملتے رهتے تھے - " عجائب الآثار پہلے تاریخ ابن اثیر کے حاشیه پر چھپي تھي - اب مصر میں علحده بھي چھپ گئي ھے -

(مصـــر میں نئي تحـــریک .)

اسي عجائب الآثار سے معلوم هوتا ھے که فرانسیسیوں کے اس سه ساله قیام اور غیر حاکمانه و غیر متعصبانه رفق و مدارا سے علماء مصر و شام کو موقعه ملا که وہ یورپ کی تمدني و علمي ترقیات کا اندازہ کریں اور اُن میں سے بعض نے اندازہ کیا - شیخ جبرتي بار بار لکھتا ھے که فرانسیسي لوگ عجیب وغریب هیں " انھوں نے نئے علوم ایجاد کیے هیں اور اسمیں کوئي شک نہیں که علوم عقلیه میں وہ هم سے بہت بڑھگئے هیں - انھـوں نے عجیب عجیب آلات ایجاد کیے هیں جنسے بہت سي کار آمد باتیں لمحوں میں معلوم هوجاتي هیں - میں ایک دن انکي رصدگاہ میں گیا ' جہاں علم هیئت اور زمین کي کرویت و حرکت کے متعلق انکے بعض علما نے تقریریں کیں اور علم ریاضي کے متعلق بہت سی نئي باتیں بتلائیں " وغیرہ وغیرہ - و من شاء التفصیل فلیرجع الیه -

شیخ العصر و استاد الامام . الشیخ محمد عبده المصري
(جو دعوت و اصلاح دیني کے ایک مجدد زماں تھے .)

ڈھائي تین سال کے بعد انگلستان نے ترکي کے ساتھ ملکر ایک جنگي بیڑہ اسکندریه بھیج دیا - فرانس میں نپولین کا پہلا دور بھي ختم هوگیا تھا - بالاخر فرانسیسي مصر سے چلے گئے لیکن مصر و شام میں نئے تمدن و انقلاب کي تحریک کي بنیادیں پڑگئیں -

اُسکے بعد ترکي میں سلطان عبد المجید نے ایک قدم آگے بڑھایا ' اور گل خانه کا مشهور اصلاحي " فرمان شریف " نافذ هوا - مصر میں علي پاشا نے گذشته فرانسیسي اثر کو اور زیادہ قوي کیا اور " ارسالیات " کا سلسله شروع کیا - ارسالیات کا مقصد یه تھا که مصر سے تعلیم یافته اشخـاص یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں درس و تعلیم کي غرض سے بھیجے جائیں - رفاعه بک رافع طهطاوي اور فتح الله مراش اُسي زمانے میں فرانس اور آسٹریا گئے - یه دونوں علماء مصر میں سے تھے -

(وسط ایشیا و ترکستـان)

ادھر روس کا اقتدار وسط ایشیا میں ساعت بساعت عروج پر تھا ' اور ترکستان کا بڑا حصه جو چھوٹي چھوٹي اسلامي ریاستوں میں منقسم هوگیا تھا ' آپس کے نزاع اور خانه جنگیوں کي وجه سے خود بخود روسي امپائر میں جذب هوتا جاتا تھا -

روسیوں کے اختلاط و معاشرت نے وهاں کے لوگوں میں سے بھي بعض ذکي الحس طبیعتوں کے اندر مقابلهٔ حالت کي تحریک کي ' اور کچھه لوگ اصلاح و تعلیم کي دعوت میں مصروف هوگئے -

(مغـرب اقصیٰ)

افریقه میں مصر کے علاوہ ایک اور حصه بھي تھا جہاں فرانس کي همسایگي کام کررهي تھي ' اور اُسکے سیاسي نفوذ نے مغربي تمدن کے مطالعهٔ و تاثر کے ذرائع پیدا کردیے تھے - یه اندلس کے جلا وطن مسلمانوں کا گوشهٔ پناہ اور عربي حکمراني کا آخري نقشقدم ' یعني مراکش تھا - اور اسکے ساتھه هي الجزائر اور ٹیونس کي خود مختار عثماني ولایات بھي تھیں - اِن تمـام مقـامـات میں فرانسیسیـوں کے سیـاسي دسائس پیهم کامیابیاں حاصل کر رہے تھے اور انکا سلسلـه اٹھارهویں صدي کي ابتدا هي سے قائم تھا - ضرور تھا که یہاں بھي کچھه لوگ تو عروج اقوام کي ترقیات سے متاثر هوکر اصلاح حالات کا خیال پیدا کرتے ' چنانچه ایسا هي هوا -

(هندوستـان)

ان تمام ممالـک میں سب سے زیادہ انقلاب و تغیـر کے اسبا ب (باستثنـاے مصر) هندوستان میں فراهم هوے ' جہاں یورپ کي زیادہ آمد و رفت پندرهویـں صـدي عیسوي سے شـروع هوگئي تھی ' اور پھر سترهویں کے اختتام سے انگریزي تسلط کے علانیه کام کرنا شروع کردیا تھـا - واقعهٔ پلاسی کو اگر انگریزي حکومت کا پہلا دن قرار دیا جاے تو اس صورت میں بھي پوري اٹھارهویں صدي انقلاب حکومت میں گذر جاتي ھے

اس اعتبار سے هندوستان کو تمام دیگر اسلامي ممالک میں ایک خاص خصوصیت حاصل تھي - جن جن ملکوں میں یورپ کا تمدن پہنچا ' وهاں اسلامی حکومتیں قائم تھیں' اور گو اُن میں سے بعض براے نام رهگئي تھیں تاهم ملک کا نشهٔ حکومت ابھي باقي تھا - اسلیے بہت مشکل تھا که اس عالم میں اپنے تنزل اور نئي قوموں کے عروج کا حس پیدا هوتا - بر خلاف هندوستان کے که یہاں خود یورپ کي ایک عظیم الشان قوم کي حکومت قائم هوگئي تھي '

اور لوگ مجبور هو گئے تھے که انکے آگے جھکیں ' انسے ربط و اختلاط پیدا کریں ' انکي ملازمتوں کو قبول کریں ' انکے ساتھه سیر و سیاحت کریں ' اور اس طرح جبراً انکي تمـام خوبیوں اور تمام برائیوں کو دیکھیں -

اسي کا نتیجه تها که به نسبت دیگر ممالک اسلامیه و مشرقیه کے هندوستان میں اصلاح و تغیر کا حس زیاده قوي اور زیاده عام هوا -

(دعوت تغیر و اصلاح کي اصولي تقسیم)

غرضکه گذشته ایک صدي کے اندر بالعموم اور نصف صدي کے اندر خاصتاً بیک وقت و بیک هیئت ' تقریباً تمام اسلامي ممالک میں اصلاح و تغیر کي تحریکیں پیدا هوئیں - ان سب کا سرچشمه اقوام یورپ کے عـــروج کا انفعالي اثر' اور اس کي تحریک سے اپني روبه تسفل و تدني حالت کا احساس تها' اور اسي بنا پر یه تمـام تحریکیں اصلاح ملت کي اُس دعوت سے بالکل مختلف تهیں ' جو بغیر یورپ کے اثر و تقلید کے' محض حس حقیقت و جذبهٔ صحیحهٔ احیاء و تجدید کي تحریک سے قرون اخیرهٔ اسلامیه میں پیدا هوئیں - میرے اعتقاد میں انقلاب حالت کا حقیقي اور اصلي سر چشمه صرف وهي تحریکیں تهیں لیکن اُنکا ذکر میں اس جگهه کرنا نهیں چاهتا -

بنیاد اگرچـه ان سب کی ایک هي تهي اور مقصد بهي ایک هي ' یعنے مسلمانوں کے اندر اُن تمام وسائل ارتقاء ذهني و مادي کو پیدا کرنا جنکي وجه سے وہ دوبارہ اپني کهوئي هوئي عزت حاصل کریں - لیکن چونکه هر دعوت تغیر اپنے مخصوص حالات و اطراف سے متاثر هوکر اٹهتي تهي اسلیے ضروري تها که طریق اصلاح و عمل میں اختلاف هوتا -

(طرق ثلاثهٔ دعوت و اصلاح)

میں اصولاً انکو تین قسموں میں تقسیم کرتا هوں :

(۱)

وہ تحریکیں جنکي بنیاد سیاست پر رکهی گئي - یعنے سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک سیاسي تغیر پیدا کیا جاے ' بقیه اسلامي حکومتوں کو متحد و باهمدگر مربوط بنا یا جاے ' اُن تمام نزاعات باهمي کو دور کیا جاے جنکي وجه سے اسلام کسي سیاسي مرکز وحید سے محروم هے' یه وغیره وغیره ' اصلاحات سیاسیه انکے مقاصد مهمه میں داخل هیں -

مشهور امیر نظام (ایران) کا یهي مسلک تها - مدحت پاشا ابوالاحرار قسطنطنیه اور اسکے هم مشرب معاصرین ' مثلاً مصطفى فاضل پاشا ' رشید پاشا ' ضیا پاشا ' علي سعاري آفندي ' سید امین عالی پاشا ' فواد پاشا ' اور عمر پاشا وغیرہ کي تحریکیں اسي اصول پر مبني تهیں - ان سب کے بعد سید جمال الدین اسد آبادي کا ظهور هوا' جس نے اس طریق اصلاح کو اپنے پیشروؤں سے بهي زیاده قوي اور سریع العمل بنادینا چاها - في الحقیقت اسکا وجود اس دور آخر میں قوة انقلاب و تغیر کي ایک بخشش فوق العاده اور آیة من ایات الله تها ! طاب الله مضجعه و جعل الجنة مثواه -

(۲)

دوسري قسم ان تحریکوں کي هے جنکی بنیاد تمدن جدیدهٔ فرنگ کي تحصیل و اتباع پر هے - اس اصول اصلاح کا محرک و مبدء اگرچه محض تقلید هے لیکن تقلید نے ایک مقلدانه اجتهاد کي صورت ختیار کرلی هے - انسان کا قاعده هے که جب کسي شخص کو اپنے سے بهتر حالت میں پاتا هے تو اپني بهتري کیلیے اُسے پهلا خیال یهي هوتا هے که اُسي سي باتیں اختیار کر کے اپنے تئیں بهي بهتر بنا لے - جذبهٔ فطریهٔ محاکات کا یهي منشا هے - پس اصلاح کا یه اصول بهت ساده و قدرتي تها جسے بغیر کسي کاوش فکر و اجتهاد کے هر شخص اختیار کرلے سکتا تها - یه ایک کهلي هوئي بات تهي که اقوام مشرقیه کي غفلت اور نو عروج اقوام کي بیـداري نے پہلي قوموں کو علوم و فنون اور تمام ارکان ضروریهٔ مدنیة سے محروم کردیا' اور اخرالذکر اقوام قوة تمدن و علوم' و کثرت صناعة و فنون سے تمام عـالم پر مسلط هوگئیں - پس ان مصلحین کیلیے یه راه اصلاح اختیار کرني بالکل آسان اور سهل الاعتقاد تهي که اپني اصـلاح کي بنیاد تمدن یورپ کے اخـذ و حصول پر رکهیں اور اُن تمام چیزوں کو دور کریں جو اس مقصد کي تکمیل میں حائل هیں -

اس تحریک کے لیے شیخ محمد عبده مصري نے ایک مرتبه بهت اچها نام وضع کیا تها - میں بهي اسي اصطلاح سے اسے تعبیر کرونگا یعنے " الاصلاح الافرنجي "

شیخ محمد بیرم التونسی صاحب الافادة و الاعتبار اسي اصول کا داعي تها مگر یهاںکے لوگ انکے نام سے بهت کم واقف هیں - اس نے گیاره جلدوں میں اپنا سفر نامـه لکها تها جو چهپ گیا هے - اسمیں بهت تفصیل سے ان امور پر بحث کي هے' اور اپني وزارت تیونس کے زمـانے میں عملي طـور پر بهي اسي بنیاد پر تعلیم و تاسیس مدارس و مجامع کي کوشش کي - جامع زیتوني جو في الحقیقت آج ازهر کے بعد عـالم اسلامی میں علوم اسلامیه کي سب سے بڑي یونیورسٹي اور طـریق تـعلیم و نتائج میں اس سے بهتر و انفع هے' اسمیں شیخ موصوف نے فرانسیسي زبان اور علوم جدیده کي کتابیں داخل کیں' اور تمام اعلى ملازمتوں کیلیے شرط قراردي که فرانسیسي زبان و علوم سے واقفیت هو-

سید خیر الدین پاشا صاحب اقوم المسالـک جو بائي تیونس کا وزیر تها ' اور پهر سلطان عبد الحمید نے بهي کچهه دنوں کیلیے اُسے ترکي کا صدر اعظم بنا یا تها ' اسي اصول پر اصلاح کرنا چاهتا تها - تیونس میں اس نے بڑے بڑے کام اسي اصول پر انجام دیے -

ابراهیم پاشا دوم خدیو مصر کو بهي کهه سکتے هیں که اس صنف کے معتدل و محتاط مصلحین میں شامل تها " ارسالیات خارجه " کا (یعني ممالک یورپ میں اخذ علوم کیلیے لوگوں کو بهیجنے کا) سلسله اُس نے نهایت فیاضي کے ساتهه وسیع کیا ' اور مختلف مجالس تراجم و نقل علوم حدیثه کي قائم کیں - مدارس امیریهٔ مصریه کي بهي اولین بنیاد اُسي نے ڈالي تهي جو آج تمام بلاد مصریه میں تعلیم انگریزي کا وسیلهٔ وحید هیں -

اسي طرح تمام مصلحین مصریه مثلاً علي پاشا مبارک ' رفاعه بـک رافع طهطاوي ' محمود پاشا فلکي ' فتح الله مراش ' وغیره اسي اصول کے واعظ تهے - اسماعیل پاشا خدیو مصر کو بهي اسي اصول کا ادنى نا سمجهه اور مسرف واعظ سمجهنا چاهیے -

هندوستان میں سر سید احمد خاں مرحوم کي تحریک بهي اسي قسم میں داخل هے اور اس اصول نے تیونس کے بعد سب سے زیاده کامیاب صورت هندوستان هي میں حاصل کي -

(البقیة تتلی)

تـرجمـــه اردو تفسیر کبیـــر

جسکي نصف قیمت اعانهٔ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصه اول ۲ - روپیه ادارهٔ الهلال سے طلب کیجیے -

۷۱

مقالات

تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوهر

داستـان مسـقط

(۲)

(سیـــد فیصـــل)

سید ترکي کے بعد سید فیصل هندوستاني تجار کے انتخاب اور حکومت برطانیه کي رضا سے امیر عمان هوا - اس کے زمانے میں ریاست عمان کي بد قسمتي کا ایک نیا دور شروع هوا -

معاملات عمان میں پہلے تو دول یورپ میں سے صرف دو سلطنتیں فرانس اور انگلستان حصه لیتي تھیں ' مگر سنه ۱۸۸٦ ع میں ایک تیسري سلطنت بھی شریک هوگئي جو پہلي دونوں سلطنتوں کي حریف قدیم هے ' یعني عظیم الشان جرمني -

جرمني کی شرکت سے (ایک انگریز کاتب سیاسي کي زبان میں) " معامله پیچیده سے پیچیده تر هوگیا " - اب عمان ایک هڈي تھي جو انگلستان کے گلے میں پھسگئي تھي - نه تو اسکا اوگلنا ممکن تھا ' کیونکه وه ایک بحري استیشن هے ' اگر حریف لے اڑے تو هندوستان دریا کي طرف سے خطره میں پڑ جائیگا اور جزیره نماے عرب پر قبضه کي اسکیم برهم هوجائیگي ' اور نه نگلنا هي ممکن تھا ' کیونکه جرمني کا پنجۂ فولادي هر وقت گلا دبانے کے لیے مستعد تھا -

لیکن یہاں بھي انگریزوں کے دهاۓ سیاسي نے مدد کي - جرمني سے گفتگو کرکے یه طے کیا که ریاست کے دو حصے کر دیے جائیں - ایک حصه انگریزي حمایت میں هو ' دوسرا حصه جرمني کي حمایت میں -

چنانچه انگریزي حمایت میں محمره ' بحرین ' کویت ' مسقط وغیره آئے - اس تصفیه کي پختگي سنه ۱۸۹۰ ع میں ایک معاهده کے ذریعه سے هوگئي -

اس معاهده کے بعد انگریزي سیاست کے لیے میدان صاف تھا - اس نے اپني پوري قوت و سرگرمي کے ساتھه کام شروع کیا ' جسکا نتیجه یه نکلا که آج ۲۴ سال کے بعد ان تمام مقامات کے شیوخ و امراء ایک باجگذار والي ریاست سے زیاده نہیں !

(اباحت و تـنـفر)

فرنگیوں کا قاعده هے که جہاں جاتے هیں ' وهاں کے باشندوں کے لیے سب سے پہلے آزادي کا تحفه لیکے جاتے هیں - لیکن اس آزادي کے معني کیا هیں ؟ اخـلاق و آداب اور مذهب و هیئت اجتماعي کي بندشوں سے آزادي ' یعني بالفاظ واضح تر فسق و فجور ' رندي و مستي اور تنصر و تفرنج کي اجازت - جب اس آزادي کی بدولت باشندوں کي اخـلاقي اور مـذهبي حالت خراب هوجاتي هے تو پھر بتدریج فنا قوائے عمل کی اعانت سے اس ملک پر قابض هوجاتے هیں -

لیکن انگریز عمان میں اس آزادي کے بدلے چند بند شوں کا تحفه لیکر گئے -

اگرچه یه فرنگي خود ایشیا والوں کے ساتھه غلاموں سے بھي بدتر سلوک کر رهے هیں ' مگر تاهم وه جہاں جاتے هیں ' انکي کوشش هوتي هے که وهاں انسانیت کو غلامي کے عذاب سے نجات دلائیں - کیونکه یه کوشش ایسي هے که اگر کوئي فرنگي سلطنت کسي ایشیائي سلطنت کو اسکے لیے مجبور کرے تو دوسري فرنگي سلطنت اس سے بازپرس نہیں کرسکتي -

انگریزوں کو یه معلوم هوچکا تھا که امیر مسقط کمزور هوگیا هے ' مگر وه یه بھي دیکھنا چاهتے تھے که امتحان میں یه ضعف کہاں تک مفید مطلب ثابت هوتا هے ؟

عرب عمان میں ابھی تک مغربي خیالات کي هوا نہیں چلي تھي - وه برده فروشي کو جائز سمجھتے تھے ' اسکي ممانعت کے معني یه تھے که انہیں امیر مسلم اس تجارت سے بجبر روکتا هے ' جس سے خود خدا نے نہیں روکا - جو لوگ عربوں کے مزاج سے واقف هیں وه جانتے هیں که انکے لیے اس قسم کا استبداد کسقدر هیجان انگیز هے ؟ پس انسداد برده فروشي کا مطالبه امیر مسقط کے ضعف و انقیاد کي ایک عمده آزمایش تھي -

(انسداد برده فروشي)

انگریزوں نے امیر سے فرمایش کي که آینده اسکي قلمرو میں برده فروشي نه هو - امیر کے لیے سواے تسلیم کے چـاره کار کیا تھا ؟ کیا وه انگریزوں کا مقابله کرسکتا تھا ؟ شاید ' اگر تمام قبائل اسکے ساتھه هوتے ' مگر جنگي دخاني جہازوں کے جواب میں اسکے پاس کیا تھا ؟ وهي پراني وضع کي بادباني اور ڈانڈوں والی کشتیاں ! اسے دهمکایا گیا که اگر اس نے ذرا بھي انـکار کیا تو معاً انگریزي جہاز گولا باري شروع کردینگے جو ساحل سے تھوڑے هي فاصله پر پھریرے اڑا رهے تھے - بهر حال یه فرمایش مجبوراً اسے منظور کرنا پڑي -

اس مطالبه میں کامیابي آینده کیلیے گوناگوں و اشد شدید مطالبات کا باعث هوئي -

(مـزید مـطالبات)

قوموں کي خود مختاري اور آزادي انکے جنـگي قوی کے ساتھه وابسته هے ' اور جنگي قوی کا وجود اسلحه کے وجود تـک هے - پس کسي قوم سے هتیار لے لینے کے معني یه هیں که اس سے اسکي آزادي اور خود مختاري لیجا رهي هے جسکے بعد صرف غلامانه زندگي هي رهجاتي هے جو في الحقیقت موت سے بھي بدتر هے -

مگر اس اولین کوشش میں کامیابي سے انگریزوں کا حوصله اتنا بڑهگیا که انہوں نے امیر مسقط سے انسداد اسلحه فروشي کا بھي مطالبه کیا - امیر انگریزوں کي بحري طاقت سے مرعوب هو چکا تھا ' اسلیے اس مطالبه نے اگرچه بھي که ملک کے استقلال و حریت کے لیے پیغام فنا تھا ' اسکي گردن فوراً جھک گئي !

پھر تو انگریزوں نے خوب پیر پھیلائے ' اور اس خـالص عربي و اسلامي ریاست میں ابدي حریت ملي و اخلاقي کا مطالبه کیا جو ظاهر هے که نامنظور نہیں هوسکتا تھا - اس آزادي کے ملتے هی تمام مسقط جو انگریزي نفوذ کا مرکز هے ' میخانوں ' عفت فروشي کے ذلتکدوں ' اور مبشرین و مبلغین نصرانیت کي خانقاهوں سے اسطرح معمور هوگیا ' گویا ایک اسـلامي سلطنت کے بدلے ایـک یوروپي فرنگي سلطنت کا صدر مقام هے !

(عـــام شورش)

اس سے قبائل عرب میں ایک عام برهمي پھیل گئي -

شیخ عبد الله سالمي (۱) پہلا شخص هے جس نے اس حالت سے فائده اٹھانا چاها - شیخ عبد الله کا وطن ضبیه هے مگر وه رهتا قابله میں هے - قابله کے شیخ کا نام عیسی بن

(۱) شیخ سالم کے متعلق جو اچھه کہا گیا هے وه اس تحریر سے ماخوذ هے جو معاصر قاهره ' المنار نے سلیمان آفندي صاحب الرياض کي روایت سے شائع کي هے -

صالم هے - اس نے شرقیہ کے لوگوں کو بیعت کي دعوت دي - اس بیعت کا مقصد یہ تھا کہ سید فیصل امام شرعي هو بادشاہ نہ هو' یعني اگر اسکا کوئي حکم یا معاهدہ خلاف شریعت هو تو وہ رعایا پر واجب العمل نہ هوگا بلکہ اسکي پاداش میں وہ خود مسند خلافت سے اتار دیا جائیگا - لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق -

سب سے پہلے قابلہ کے شیخ نے اسکے هاتھہ پر بیعت کي -

شیخ سالم نے اپنے اس ارادے کي اطلاع سید فیصل کو دي - سید فیصل نے جواب دیا کہ وہ امام بھی هے اور بادشاہ بھي هے - وہ اپني قلمرو میں بالکل آزاد هے یعمل مایشا و یقول ما یرید !

شیخ سالم اور شیخ عیسی کو جب یہ جواب موصول هوا تو سخت غصہ آیا - ان دونوں شیخوں اور انکے ساتھہ انکے همخیالوں نے باهم ملکر تمام میخانوں' عفت فروشوں' مبلغین وغیرہ وغیرہ کے متعلق چند مطالبات سید فیصل کے سامنے پیش کیے - اسکے جواب میں سید فیصل نے کہا کہ انسان آزاد پیدا کیا گیا هے' پس میں اسکو مقید نہیں کرسکتا -

(دعــوت و بیعــت)

اس خشک و قطعي جواب کے بعد سمائــم میں شیخ عبد اللہ سالمي' شیخ عیسی بن صالح' اور شیخ عبد اللہ بن سعید نے پوشیدہ طور پر ایک مجلس شوری منعقد کي' اور یہ طے کیا کہ شیخ عبد اللہ بن حمید کو بھیجا جائے - وہ تمام عمان میں گشت کرکے سید فیصل سے جنگ کے لیے بیعت لیں -

حسب قرار داد شیخ بن حمید گئے' اور تمام قبائل میں صلح کرا کے انمیں دوستانہ تعلقات مستحکم کیے اور عہد لیا کہ وہ سید فیصل سے بیک جسم و جان هوکے لڑینگے - اس مهم سے فارغ هوکے شیخ بن حمید تنوف آئے - تنوف ایک چھوٹا سا شہر هے جو نزوہ کے قریب واقع هے - تنوف میں یہاں کے شیخ حمیر امامي سے ملے - شیخ حمیر امامي کے حکم سے تمام علماء اباضیہ (خوارج) جمع هوے اور اس باب میں مشورہ هوا - مشورہ میں طے پایا کہ ایک امام مقرر کرکے اسکے هاتھوں پر بیعت کیجائے - چنانچہ شیخ سالم بن راشد خروصي کے هاتھہ پر بیعت کي گئي - بیعت کے بعد یہ لوگ پوشیدہ طور پر نزوہ آئے - اور وهاں کے باشندوں کو امام کے هاتھہ پر بیعت کي دعوت دي - اسکے دعوت کے جواب میں بہت سے لوگوں نے امام کے هاتھہ پر بیعت کي - ان بیعت کرنیوالوں میں بنو بام اور بنو کنود پیش پیش تھے -

(مقابلــہ اور جنـگ)

سید سیف بن احمد کو جو نزوہ کے امیر اور خاندان بن سعید کے ممبر تھے' یہ خبر پہنچي تو وہ ان لوگوں کو روکنے کے لیے حملہ آور هوے - سخت جنگ هوئي - بہت لوگ کام آئے - خاص بنو سعید میں سے ۲۵ سے زیادہ آدمي ضائع هوے - خود والي زخمي هوا اور بالاخر نزوہ تسخیر هوگیا - یا یوں کہو کہ اپنے باشندوں کے ضعف اور حملہ آوروں کي قوت کي وجہ سے نزوہ نے اپنے آپ کو حملہ آوروں کے حوالہ کردیا - قلعہ حصینہ سے والي کي فوج نکلگئي اور انکي جگہہ امام کي فوج وهاں قیام پذیر هوئي -

یہ حالت دیکھکے والي ایک مسجد میں پناہ گزیں هوا - لوگ وهاں پہنچے اور اس سے کہا کہ امام کي اطاعت قبول کرے ورنہ اسے گرفتار کرلینگے اور پھر اسکے ساتھہ ایک اسیر جنگ کا سا برتاؤ کیا جائیگا - والي نے ایک گھنٹے کي مہلت مانگي - مہلت دیگئي اور اس نے خود کشي کرلي -

نزوہ میں امام نے زمام حکومت اپنے هاتھہ میں لي' اور جب قدم جمگئے' تو بیت سلیط والوں سے کہلا بھیجا کہ "اطاعت کرو ورنہ جنگ" انہوں نے اطاعت قبول کي - امام اپني فوج کے دو حصے کرکے آگے بڑھا - ایک حصہ کے بڑھکے اطوز اور دوسرے حصہ نے رستاق کا رخ کیا -

فوج جونہي رستاق پہنچي' فوراً لوگوں نے بلا معارضہ و مقاومت اطاعت قبول کرلي - یہاں سے فوج بلاد حزم کي طرف بڑھي - یہاں والوں نے بھي اطاعت قبول کرلي - بلاد حزم سے ولایت عوبي آئي' یہاں بھي کسي نے مقاومت نہ کي -

برکة الموز والي فوج وهاں سے کامیاب هوکے ولایت ترکي میں آئي اور یہاں کے والي سے کہا کہ " اگر تم هم سے ملجاؤگے تو هم تم کو امام بنا دینگے " اس سبز باغ کو دیکھکر اس نے قلعہ کي کنجیاں حوالہ کردیں - لوگوں نے فوراً اسکے سر پر ایک عمامہ باندھکے کہا: "لو! مستعد هو جاؤ! همارے امام کے بعد اسکے جانشیں بننا!"

(سیــد فیصــل اور امــام)

سید فیصل کو جب یہ حال معلوم هوا تو اُس نے ایک هزار فوج جمع کي اور اپنے بیٹے نادر کو اس پر سپہ سالار بنا کے امام کے مقابلہ کے لیے روانہ کیا - نادر یہ جمعیت لیکے چلا - جب امام کے جدید مرکز سمائــم کے قریب پہنـچا تو فوج کا بیشتر حصــہ امــام کي فوج سے جا ملا نادر کے ساتھہ بلوص اور بنو سعید میں سے کچھہ لوگ رهگئے جنکي مجموعہ تعداد ۷۰ آدمیوں سے زیادہ نہ تھي - یہ حالت دیکھکر وہ مجبوراً سمائم کے قلعہ میں پناہ گــزیں هوگیا اور محصور هوکے اس قلعہ کي توپوں سے فائدہ اٹھا تا رها -

یہـاں کے قبائل سے نادر کو ذرا بھي مدد نہ ملي کیونکہ قریباً سب کے سب امام سے ملگئے تھے - مگر امام کو اس محاصرہ سے کوئي فائدہ نہ هوا - نادر قلعہ میں بیٹھا شدید گولہ باري سے امام کي فوج کو پامال کرتا رها - امام نے جب یہ رنـگ دیکھا تو اُسکو علی حالہ چھوڑ کے شہر کا نہایت سخت محاصرہ کر لیا تا کہ سید نادر قلعہ سے نکلکے بھاگ نہ جائے -

امام کے ساتھہ جو شیوخ تھے' وہ فوجیں لیکے مختلف اطراف و جوانب ملک میں پھیلگئے - شیخ حمیر فوج لیکے سمائم سفلي کے طرف گئے شیخ عیسی شہر سرور گئے - سرور والوں نے اطاعت قبول کرلي - خود امام شیخ عبد اللہ کو لیکے سمائم علیا گیا اور نادر کو گھیرے پڑا رها' مگر جب دیکھا کہ اس محاصرہ کا کوئي نتیجہ نہیں نکلتا تو قلعہ سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر ایک سُرنگ کھودي اور اسمیں آگ لگادي اس سے قلعہ کا ایک حصہ تو اُڑ گیا مگر کسي کو کوئي نقصان نہیں پہنچا - دوبارہ پھر بارود بھر کے آگ لگائي تو بارود کا اثر خود امام هي کي جماعت کي طرف پُلٹ پڑا اور بہت سي جانیں کام آئیں -

شیخ عیسی اپني فوج کو لیے اندرون ملک میں بڑھتا گیا - جہاں جہاں سے گزرتا تھا' وهاں کے لوگوں سے بیعت لیتا جاتا تھا - یہاں تــک کہ شہر فنکا پہنچا - اتنے میں سید فیصل نے اسکے مقابلہ کے لیے ایک لشکر گراں بھیجا - یہ لشکر جب خوشا تــک پہنچا' تو شیخ عیسی اسکو دیکھے بغیر صرف اسکي آمد کي خبر سنکے سیب چلا آیا -

رستاق پر جو فوج قابض هوگئي تھي' وہ بڑھتي هوئي عواني آئي - یہاں سید فیصل کے لڑکے سید حمود اور سید حمد اور انکے ساتھہ سید هلال والي برکہ تھا - جب فوج کو آتے دیکھا تو یہ لوگ بھاگے - امام نے شہر پر قبضہ کرلیا' سرکاري فوج کو نکال دیا' اور ذخائر و اسلحہ جسقدر موجود تھے وہ سب کے سب قبائل کے هاتھہ فروخت کردیے -

(فتــح اور موجــودہ حالت)

چالیس دن تــک جنـگ جاري رهي - جب سید فیصل نے دیکھا کہ اب تاب مقابلہ نہیں تو اس نے انگریزوں سے مدد مانگي -

مکتـوب آستـانـۂ علیـه

هرکه فیکٹري همایوني (قسطنطنیه) کے حضرت شاکر افندي آپ کے اخبار کے مضامین کا ترجمه مجهه سے سنتے رهتے هیں' اور ان کو جسقدر آپ کي ذات سے انس و محبت اور عقیدت هوگئي هے اسکا اظہار نا ممکن هے - آج انهوں نے ایک مضمون آپ کے اخبار میں روانه کرنے کے واسطے بزبان ترکي مجهے دیا تها جسکا ترجمه کرکے روانه کرتا هوں - یه ظاهر کردینا ضروري هے که جو کیفیت اصل مضمون میں هے میں اسکا ویسا ترجمه نہیں کرسکا هوں - سات آٹهه مهینے میں اس سے بہتر ترجمه کرنا مجهه جیسے جاهل آدمي سے ناممکن هے - زیاده نیاز -

خادم عبد القیوم بیگ

الهـلال !!

اسلام کے عاشق ! حریت کے پرستار ! میں تسلیم کرتا هوں که تو اپني ملت مظلوم کي خدمت کر رها هے - جسم هي سے نہیں بلکه روح و دل سے کر رها هے - اپنے آرام کي فکر نہیں' مگر اپنے اهل وطن کي راحت کا تو خواهاں هے ! پیروان اسلام کو اُن کي ابتدائي حریت و مساوات کي حالت میں دیکهنے کیلیے تیري آنکهوں میں اضطرار کي چمک هے اگرچه شب بیداري کي بدولت تیري آنکهیں بے نور هوگئي هیں ! تو فقیروں کي همدردي کرتا هے کیونکه تو دولت فقر سے مالامال هے - تو ملت فروش امیروں کي پروا نہیں کرتا' اسلیے که تجهے استغنا کے خزانے دیدیے گئے هیں -

تو سنیگا ؟ میں تجهسے خواهش کروں ؟ تجهسے تمنا کروں ؟ تجهکو باور کراؤں ؟ تجهسے منت کروں ؟ گو عالم اسلامي کا هر گوشه تجهه جیسے خادمان ملت کیلیے ببقرار و منتظر هے' مگر سب سے زیاده میرا وطن' آه میرا وطن عزیز و محبوب' تجهه جیسے شیدائي' تجهه جیسے جانفروش کا زیاده حقدار هے - بسملوں کے ساتهه تڑپ اور دل زخم خورده رکهتا هے تو زخمیوں کی بستي ڈهونڈهه ! قبرستان میں تیري آواز کون سنیگا ؟ مردوں کے مرگهٹ سے زندے کي پکار کب جواب پائیگي ؟ آ ! ادهر آ ! - دریا کي رواني کي طرح به سرعت آ ! - بجلي کی کڑک کي طرح هوش افگن آ ! - برسنے والے بادل کي طرح سرگرم رفتار هو ! زمین خشک اور پیاسي هے' اور دهقان کیلیے مهلت کا ضائع کرنا معصیت هے -

تو آئیگا - هاں تو آئیگا - تو ایک دن ضرور آئیگا اور شاید خود بخود آئیگا - کیونکه تیرے اهل وطن تجهے نہیں پهچانتے' اور کیونکه حلقه بگوشان اسلام کا کوئي وطن نہیں - دشمنان حریت' اعداء حقانیت' تیري مقدس تعلیمات سے لرزاں هیں - هاں یاد رکهه که تو آئیگا' اور ایک جلا هوا دل اپنے ساتهه لائیگا - تیري خوں فشاں آنکهیں اشکبار هونگي جب که تو آئیگا !

قلم کی برچهي تیرے هاتهه میں هے - سیف زباني کے جوهر دکها رها هے اور میدان کارزار عمل گرم هے - کہاں ؟ ترکي میں' میرے وطن محبوب و مقدس میں - قریب ترین زمانه میں' میں ایسا دیکهه رها هوں -

درد ملت کي تصویر ابوالکلام ! مرثیه خوان ملت ابوالکلام ! تو آئیگا هماري پراني روایات همکو یاد دلائیگا' کیونکه یه تیري عین فطرت هے اور تو اسیواسطے پیدا کیا گیا هے - پس چمک اور چمکا ! گرج اور دهلا دے ! پهر تو وه سب اچهه دیکهیگا جیسا که تو دیکهنا چاهتا هے' کیونکه بارش کیلیے موسم اور ارض صالح' دونوں کي ضرورت هے - تیرے علم صداقت' تیرے لواے حریت' تیرے برق انتقام کے سایے میں اناطولیه کے وه جوان هونگے جنکے رنگ گلاب کو شرماتے هیں' چوڑے چوڑے سینے هیں' اور ان سینوں میں اسلامیت کا مقدس خون بهرا هوا دل هے -

یه قوي اور لمبے لمبے هاتهوں والے بے خوف اناطولي جنکی مائیں اُن کي جسارت و تہوري پر ناز کرتي هیں' اور جنکي سب سے بڑي آرزو دنیا میں یه هے که وه راه اسلام میں شهید هوں' لا تعد و لا تحصیٰ تیرے ساتهه هونگے - یهي هیں جو فطرتاً صرف تجهه ایسے پرستاران ملت هي کے فدائي هوسکتے هیں - یه وه فدائي هونگے جنکے لب مدت سے دریاے طونه کے سرد اور شیریں پاني پینے کے خواهشمند هیں - جو اب بهي ویانا کا محاصره کرسکتے هیں اگر انکي الهی قوتوں کا کوئي محاصره نه کرے - جو اب بهي فرانس کے سواحل کو پهر تکبیر کي آوازوں سے لرزا دینا چاهتے هیں' بشرطیکه کوئی مقدس صداے لاهوتي انکے دلوں کو بهي ایک لرزش اسلامیت سے لرزا دے -

پهر کیا تو ان کي ایسي حسین' ایسي جمیل آرزؤں کي قدر نہیں کریگا ؟ یه ایک رهبر کے طالب هیں - ان کو راسته بتادے اور راستے پر لگادے - کیا تو ایسا نہیں کریگا ؟

بلقان کي زمین پر' طرابلس کے ریگستان پر' شهدا کا خون بسوکهنے سے پہلے' معصوم بچوں کي هڈیاں گلنے سے پہلے' بیوه عورتوں کے هلاک گریه هوجانے سے پہلے' آ' اے اپني دولت سعي کو ضائع کرنے والے آ ! ! !

میری آنکهیں تیري فرش راه هونگي ! میرے لب قدمبوسی کا شرف حاصل کرنیکے آرزو مند هیں -

شاکر

نابریقه هماني - هرکه (قسطنطنیه)

(بقیه صفحه ۱۰ کا)

انگریز تو موقع کے منتظر هي تهے - انهوں نے فوراً چهه هولناک جنگي جهاز اور ایک سو سپاه بهیج دي اور آینده هر قسم کی مدد کا وعده بهي کیا' نیز هدایت کي که خشکي میں ایک گهنٹه دي مسافت سے آگے نه بڑهنا -

انگریزي فوج نے چند قلعوں میں بیٹهکے امام کي فوج کا مقابله کیا اور بالاخر اسکو شکست دیکے خود سیاه و سفید کي مالک بن بیٹهي - جب انگریزوں کے قدم اچهي طرح جمگئے اور معاملات پوري طرح انکے هاتهوں میں آگئے تو انهوں نے دوباره امن و نظام قائم کیا -

اسوقت اگرچه سید فیصل امیر هے مگر درحقیقت تمام معاملات انگریزوں کے هاتهه میں هیں - وهي یہاں کے سیاه و سفید کے مالک هیں - سید فیصل ایک تنخواه دار ملازم هے جسکي مرضي وهي هے جو انگریزوں کي مرضي هے - وه نه اپني راے سے کوئي حکم دیسکتا هے اور نه کسي حکم کو روک سکتا هے -

یه هے وه عمان' جسکي آزادي حفاظت کا عهد سنه ۱۸۴۳ ع میں اور پهر دوباره سنه ۱۸۸۶ میں کیا گیا تها ! یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا' یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین' بل الله مولاکم و هو خیر الناصرین (۳ : ۹۵)

مطبوعات جديده

افـــاده

قيمت سالانه ۲ - روپيه مع محصول - سول لائن - آگره

يه اردو كا ايک جديد ماهوار رساله هے جو نهايت نفيس كاغذ اور عمده چهپائي كے ساتهه گذشته نومبر سے نكلنا شروع هوا هے - جناب نواب حاجي محمد اسمعيل خان صاحب اسكے مدير اور ايڈيٹر هيں - غالباً مقصد اشاعت يه هے كه ملک ميں جو تعليمي اور سياسي كام هو رهے هيں انپر ماهوار بحث كي جاے' اور اوسكے علاوه " دوسرے قسم كي بهي سوشيل' مارل ' اور تاريخي مضامين " شائع كيے جائيں - .

نواب صاحب اردو كے قديمي اهل قلم هيں جبكه اردو كے لكهنے والے بهت كم هے اور نه اسقدر رسائل و اخبار نكلتے تهے - علي گڈه انسٹيٹيوٹ گزٹ ميں عرصے تک انكے مضامين نكلے هيں اور مشهور رساله " معارف " كے بهي وه نه صرف مالک تهے بلكه ايڈيٹري ميں بهي شريک تهے - اميد هے كه انكي ايڈيٹري ميں يه نيا رساله ترقي كريگا ' اور ديگر اهل قلم بهي انكي اعانت كرينگے -

نومبر كا نمبر بطور نمونے كے شائع كيا گيا هے اسليے اسميں صرف وه مضامين جمع كرديے هيں جو بعض اخبارات ميں شائع هوے تهے' مگر دسمبر كے نمبر ميں متعدد مستقل مضامين هيں اور پهلا مضمون جو ايجوكيشنل كانفرنس كے متعلق هے' نهايت مفيد نقد و مشوره پر مشتمل هے اور ارباب كار كيليے قابـل توجه' بشرطيكه وه توجه كرنا چاهيں -

نواب صاحب كے سياسي افكار و آرا سے آجكل بڑا طبقه قوم كا مخالف هے' اور يه امر بهي آشكارا هے كه وه الهـلال كے كاموں سے خوش نهيں هيں' تاهم ميں يه كهنے سے كسي طرح باز نهيں رهسكتا كه نواب صاحب جس استقلال اور يک رنگي سے اپنے سياسي عقائد پر قائـم هيں ' اور جس غير متزلزل لب و لهجه ميں هميشه اپنے خيالات ظاهر كرتے رهتے هيں ' ميں اپنے عقيدے ميں اسے نهايت قابل تعريف و تحسين سمجهتا هوں -

زمانے كے خيالات يكسر پلٹ گئے هيں اور وقت كے طوفان نے بڑے بڑے محكم ستونوں كو بهي اپني جگه سے هلا ديا هے - جو لوگ پچهلي صحبتوں كے مشهور ركن سمجهے جاتے تهے اور كل تک اپنے گذشته اصولوں كا وعظ كررهے تهے' انهوں نے بهي زمانے كا رنگ ديكهكر بالاخر اپني جگه چهوڑدي' اور زياده نهيں تو نئے خيالات و عقائد كي طرف دو چار قدم تو ضرور بڑهه آئے ' مگر تاهم لوگ ديكهه رهے هيں كه نواب صاحب ممدوح اپنے خيالات پر اسي استحكام و استواري سے قائم هيں جس طرح گذشته عهد ميں تهے' اور هر موقعه پر بلا تامل اور بلا خوف تحقير و تضحيک اپني قديمي راے ظاهر كرتے رهتے هيں

لوگ هميشه انكے خيالات كي مخالفت كرتے هيں اور شايد هي كسي شخص كے سياسي خيالات كو اسدرجه عام طور پر مذموم سمجها گيا هو' جس قدر نواب صاحب كي تحريرات كو - عموماً انكي تحريرات كو حكام كي خوشامد اور انتها درجه كي خوشامد سے تعبير كيا جاتا هے' تاهم وه اسكي كچهه پروا نهيں كرتے اور اپنے خيالات برابر ظاهر كرتے رهتے هيں -

ميں نے كسي قدر تفصيل سے اس امر كو اسليے لكها كه ميں انكے استقلال ميں آجكل كے لوگوں كيليے ايک بڑي عبرت پاتا هوں - انكو خوشامد اور غلامي كا الزام ديا جاتا هے - ميں چاهتا هوں كه كاش آجكل كے مدعيان حريت كي آزادي ميں بهي ويسا هي استقلال غير متغير اور استقامت محكم پيدا هو جاے' جسقدر ثبات و يک رنگي نواب صاحب كي خوشامد اور غلامي ميں هے !

اگر ايسا هو تو پهر مصيبتوں كا خاتمه هے - ياد ركهو كه كفر هو يا ايمان' پهلي چيز استقامت هے' اور ايمان نفاق آلود سے ثبات كفر بهر حال بهتر هے :

در دل بردن درين ره سخت تر عيبيست سالک را
خجل هستم ز كفر خود كه دارد بوے ايمان هم !

اُس حريت كے ادعا كو ليكر كيا كيجيے جسميں ايک ادنى سى آزمايش كي بهي تاب نه هو؟ و لله در الشاعر :

وفاداري بشرط استواري اصل ايمان هے
مرے بتخانے ميں تو كعبے ميں گاڑو برهمن كو

ميں جانتا هوں كه جمود فكر اور استقامت راے' دو مختلف چيزيں هيں' اور جس طرح ثبات راے ايک عمده جوهر اخلاقي هے' اُسي طرح طلب حق اور اعتراف گمرهي بهي بنياد هدايت و سعادت هے - ليكن اگر ايک شخص كو اپني غلطي محسوس نهيں هوتي اور اسليے اپني غلط راے پر صداقت سے قائم هے' تو اُسكي راے كي تو پوري سختي سے تغليط كيجيے' مگر ساتهه هي اُسكي استقامت كي پوري فياضي سے تعريف بهي كيجيے' اور بن پڑے تو اپنے حق كے قيام كيليے اُسكے باطل كے ثبات سے سبق ليجيے !

اگر افاده كو تمام اردو اخبار و رسائل اور قومي كاموں پر انتقاد و بحث كيليے مخصوص كرديا جاے تو يه بهت بهتر هوگا ' كيونكه اس قسم كا كوئي اردو رساله ملک ميں نهيں هے -

چهپائي لكهائي اور ضخامت كے اعتبار سے قيمت نهايت كم هے اور اميد هے كه لوگ اسكي قدرداني ميں بخل نه كرينگے كيونكه ملک ميں متعدد رسائل كي ضرورت شديد هے ' اور گو انكے سياسي آرا سے هم لوگوں كو اختلاف هو تاهم رسالے كے ديگر حصص كے فوائد ميں تو كلام نهيں

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي كار و كاركنان اور ايجادات كے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه كے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک كے خانداني مجربات (جو صرف اِس كارخانه سے مل سكتي هيں) عالي شان كار و بار' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے -

فهرست ادويه مفت (خط كا پتـه)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

مراسلات

نــدوه اور قوم كي سرد مهــري

يه واقعه بهي عجائبــات عــالم ميں سے هے كه جس قوم نے ندوة العلما كا خير مقدم مرحبــا اور بارك الله كے پرجوش نعروں سے كيا هو' آج اسيكي جانب سے ايسي سرد مهريونــكا ثبوت مل رها هو جسكي كچهه انتها نهيں - كيا وه نعره هائے مباركباد و شادماني اسليے تهے كه قوم نے ندوه كو ايك بهت ضروري اور اميد افزا شے خيال كيا تها ؟ اور كيا يه افسردگي اور بے اعتنائي اب اسليے هے كه قوم كے نزديك ندوه اب وه ندوه نهيں رها ' يا قوم كي وه تمــام ضرورتيں جو ندوه سے وابسته تهيں پوري هوچكيں ؟ يا يه كه اس تبديل نظامت سے قوم كچهه بد دل سي هوگئي هے ؟ بهر حال قوم كي سرد مهريونكے وجوه چاهے جو كچهه بهي هوں' ميں يه ضرور عرض كرنے كي جرأت كرونگا كه قوم نــدوه كي جانب سے غافل هے ' اور اگر اسي طـرح غفلت شعاري سے كام ليا گيا تو قوم كو اپني جگهه پر يه يقين كرلينا چاهيے كه اب تك جو كچهه بهي اسنے ندوه كيليے كيا ' اسميں مطلقاً كسي خلوص و همدردي كا شــائبه نه تها - قوم نے نــدوه كو صــرف ايك طلسمي كهيل سمجها تها جسكے تماشــه بينوں كي تعداد ميں اضافه كيا گيا ' اس سے زياده اور كچهه نهيں - ورنه يه غفلت نهيں تو اور كيا هے كه آج نــدوه ميں ايك انقلاب عظيم پيدا هوگيا هے اور قوم ٹس سے مس تــك نهيں ؟ اگر چنــد انجمنوں نے مولانــا شبلي صاحب كے قطع تعلق پر اظهار ناراضي كا رزو ليوشن پاس كركے اراكين نــدوة العــلما كے پاس بهيجديا تو كيا يــه كها جــاسكتا هے كه قومي دلچسپي كيليے يه كافي تها ' اور اسكو قومي دلچسپي كهه سكتے هيں؟ هرگز نهيں ' ميں قوم سے پوچهتا هوں كه كيا اسيقدر همدردي ندوه كے بقا اور بهبود كيليے كافي هے ؟ اور پهر ندوه كے حق ميں اسكا كيا اثر مرتب هوا ؟ يه تو صرف ايك رسمي طريقه تها جسكو چند افراد قوم نے ادا كرديا - اس ميں كونسي همدردي اور كون سا مبارك خلوص پايا گيا ؟

قوم كي اصلي همدردي اور اسكا سچا خلوص اس وقت هوتا جبكه بهي خواهاں ندوه كسي مقام پر مجتمع هوتے ' اسكي نا كاميوں كے اسباب پر غور فرماتے ' اسكے فلاح اور بهبودي كے وسائل كي تلاش كرتے ' اور ايك كامياب اور اميد افزا روش اختيار كركے نــدوه كو اسكے اصلي مقاصد و اغراض ميں فايز المرام بنانے كي كوشش كرتے -

يه ايك حد تك ممكن هے كه صحيح هو كه اگر بعد علحدگي علامهٔ شبلي اراكين ندوة العلما نے انكي جگهه پر ايك ناظم كو منتخب كرليا هے تو كيا ضــرور هے كه قوم اسپر اعتماد نكرے ؟ ميں كهتا هوں كه قوم ضرور اعتماد كرے ' ليكن يه اعتماد يومنون بالغيب نهو' كيونكه وه ملك مقرب نهيں ' كوئي وحي منزل نهيں ' كوئي رسول نهيں ' بلكه كچهه بهي نهيں - كم ازكم اتنا تو ضرور هو كه قوم اسكے حالات سے واقف هو - اسكے فضائــل علميه و دينيه سے آشنا هو - يه كسقدر حيرت انگيز اور افسوسناك امر هے كه ايك ايسي مجلس كا جسكے مقاصد عظيم الشان هوں اور جسكي كاميابي بهي يقيني هو' اور جسكا عزم وحيد يه هو كه قوم كي تمام وه ضرورتيں جو ايك مدت سے مدفون اور قحط الرجال سے قريب الفنا هو چكي هيں ' دوباره زنده اور بار آور كيجائيں ' اسـكا مير مجلس ايك ايسا شخص كيا جاتا هے جس كے نام سے قوم كے كان بهي آشنا نهيں - ليكن ايسا كيوں هوا ؟ صرف اسليے هوا كه قوم كي آنكهيں ندوه كيطرف سے بند هيں ' اور اسليے هوا كه اب وه دل نهيں رهے جن ميں همدردي اور خلوص كے جذبات تهے اور وه هاتهه نهيں رهے جو هميشه بڑهنے كيليے طيار اور مستعد رهتے تهے ' اور وه دماغ نهيں رهے جن ميں قومي ضروريات پوشيده رهتي تهيں اور انكے تمام حقوق كي نگهداشت كي جاتي تهي - يــه كسقدر تعجب بالاے تعجب هے كه ناظم كا انتخاب صرف چند اشخاص كے هاتهوں سے هو جاتا هے ' اور قوم سے پوچها تك نهيں جاتا ؟ ناظم كو كيا پڑي هے كه قوم كے حصول آرا كا لحاظ كرے ' اسكو ايك مغتنم موقع ملتا هے اور ايك غير معمولي قدر و قدرت چنــد منٹوں ميں هاتهه آجــاتي هے ' وه خوش خوش مسند نظامت پر جلوه آرا هو جاتا هے ' اور پهر اسكا جو كچهه بهي جي چاهے كر گذرتا هے -

ميں حيران هوں كه كس منه اور كس زبان سے كها جاتا هے كه هم ميں بيداري اور قوميت كا احساس هے ؟ اگر يهي بيداري اور احساس هے تو ميں سچ عرض كرتا هوں كه يهه ايك نوم الحيات هے جسكو غلط فهمي سے آپ بيــداري تصور كيے بيٹهے هيں - خــدارا سوچيے اور اپني ضروريات پر ايك گهري نظر ڈالكر ندوه كے فلاح اور بهبودي كے اسبــاب فراهم كرنے ميں سرگــرم هو جائيے ! و ما علينا الا البلاغ - والسلام

ايــم - احمد - از باره بنــكي

زنده در گور مريضوں كو خوشخبري

يه گولياں ضعف قوت كيليے اكسير اعظم كا حكم ركهتي هيں' زمانهٔ انحطاط ميں جواني كي سي قوت پيدا كرديتي هيں ' كيساهي ضعف شديد كيوں نهو دس روز كے استعمال سے طاقت آجاتي هيں ' اور همارا دعوى هے كه چاليس روز حسب هدايت استعمال كرنيسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بيان سے باهر هے - ٹوٹتے هوے جسم كو دوباره طاقت ديكر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي هے - علاوه اسكے اشتها كي كمي كو پورا كرنے اور خون صاف كرنے ميں بهي عديم النظير هيں ' هر خريدار كو دوا كے همراه بالكل مفت بعض ايسي هدايات بهي ديجاتي هيں ' جو بجائے خود ايك رسيلهٔ صحت هے - قيمت في شيشي ايك روپيه محصول بذمه خريدار چهه شيشي كے خريدار كے ليے ٥ روپيه ٨ آنه

المـــــــــــــــتهر

منيجر كارخانهٔ حبوب كا يا پلٹ پوسٹ بكس ١٧٠ كلكته

اقتـــراعيات عثمانيـــه

ایـک عثـماني طیـــارہ

شرکت بلقیس خانم

انگلستان کي نئي ڈاک کے اخبارات میں مس فریھوک (Miss Frehauke) کا تذکرہ نہایت فخر و مباھات کے ساتھ کیا گیا ھے جس نے ایک ھوائي جہاز میں کچھہ دور تک سفر کیا -

یورپ میں ایسا ھونا کچھہ بھي عجیب نہیں ' بلکہ ایک ایسي معمولي بات ھے جسکا تذکرہ بھي ضروري نہ تھا - البتہ حال میں ایک نو جوان ترک خاتون شوکت بلقیس خانم کا ھوائي جہاز میں اڑنا اور ادرنہ سے قسطنطنیہ تک آنا ' یقیناً ایسا واقعہ تھا جسپر فرانس کے تمام اخبارات و رسائل نے بجا طور پر تعجب کیا -

خانم موصوفہ ایک نو جوان تعلیم یافتہ خاتون اور فتحي بک کي بیوي ھیں - پچھلے دنوں جو مشہور انجمن خواتین عثمانیہ کی اعانۃ حکومت کیلیے قائم ھوئي تھي ' اُسکي تاسیس میں سب سے زیادہ حصہ انھوں نے لیا تھا - انقلاب دستوري کے بعد باعانۃ احمد رضا بک جو جمعیۃ طلب حقوق نسواں کیلیے قائم ھوئي تھي ' جسکے دو عظیم الشان جلسے منعقد ھو کر تمام یورپ میں مشہور ھوگئے تھے ' اور جسکي اعانت کا سلطان المعظم نے بہ نفس نفیس وعدہ کیا تھا ' اسکے ارکان مشہورہ میں سے ایک رکن رکین یہی بلقیس خانم تھیں -

انکے اس مردانہ وار طیران ھوا نے تمام ترکی میں شہرت حاصل کرلي ھے ' اور متعدد مقامات سے عورتوں کي انجمنوں نے انکے لیے تحائف بھیجے ھیں - اڑنے سے پہلے اور بعد ' خواتین عثمانیہ کے دو جلسے منعقد ھوے ' جسمیں بڑے بڑے اعیان و مشاھیر کي خواتین شریک تھیں - بلقیس خانم نے ایک فصیح و بلیغ تقریر کي اور کہا :

" وقت آگیا ھے کہ اپني ملت کے زوال و ادبار کے ماتم میں ھم عورتیں بھي مساویانہ حصہ لیں ' کیونکہ ھر بات میں ھم اپنا مساویانہ حق مردوں سے طلب کرتي ھیں "

انھوں نے کہا کہ :

" ھوائي جہاز میں بیٹھکر کچھہ دور تک جانا اب متمدن عالم کی ایک نہایت ھي معمولي اور عامۃ الورود بات ھوگئي ھے - اسمیں کوئي ندرت نہیں - پس میں نے جو یہ ارادہ کیا تو اسلیے نہیں کہ یہ کوئي عجیب اور نادر واقعہ ھوگا ' بلکہ صرف اس غرض سے کہ

بلقیس خانم ھوائي جہاز میں

ھمت اور اقدام عملي کي ایک نظیر قائم کروں - وہ میري ملت محبوب و محترم کیلیے اولو العزمانہ اعمال کا محرک ' اور بلند نظرانہ مقاصد کیلیے داعي ھو "

خانم موصوفہ کي اس دلیري نے تمام خواتین عثمانیہ میں ایک تازہ روح عمل پھونک دي ھے - صرف عورتیں ھي نہیں بلکہ مردوں پر بھي اسکا ھمت افزا اثر پڑا ھے - انھوں نے اپنے ساتھہ بہت سے چھپے ھوئے اوراق رکھہ لیے تھے جو ھر آبادي پر سے گذرتے ھوئے پھینکتي جاتي تھیں - اُن میں سے بعض پر طلب غیرت و حمیت کے جملے تھے ' بعض پر دعائیہ فقرے ' اور اکثر اوراق پر تو یہ لکھا تھا کہ " ملۃ نجیبۂ عثمانیہ کے نام ' غیرت ' حمیت ' صداقت ' اور عمل کا پیام مقدس !! "

یہ گویا دار الخلافۂ عثمانیہ کا ایک اقتراعي واقعہ ھے - لیکن جو با قاعدہ اور منظم آزادي بوجہ اپني حکومت ھونے کے وھاں جدید نسل کي عورتوں کو ملي ھے امید ھے کہ وہ ابھي عرصے تک اُنھیں بے اعتدالانہ آزادي کے نقائص سے محفوظ و مصئون رھیگي -

گذشتہ ڈاک کے تمام عثماني جرائد و رسائل نے اس واقعہ کي تشہیر و تعظیم میں حصہ لیا ھے ' اور مصور رسائل نے اس دلیرانہ سفر فضائي کے مختلف حصونکي تصویریں شائع کي ھیں - علی الخصوص معاصر محترم آستانہ " شہبال " اور " رسملي " جنکي اشاعات کا بڑا حصہ اسي واقعہ کے رسوم و صور سے پر ھے - ھم بھي تین مختلف تصویریں معاصرین آستانہ سے نقل کرتے ھیں -

دو تصویریں تو خود خانم موصوفہ اور ھوائي جہاز کي ھیں ' اور ایک تصویر اُس مجلس خواتین کي جو اس موقعہ پر منعقد ھوئي تھي -

بلقیس خانم ھوائي جہاز کے لباس میں

جزائر فلي پائن

شیخ الاسلام کا تقرر اور دعوۃ دینیه کي تحریک

الشیخ محمد وجیهه النابلسي

(جزائر فلي پائن کے باغات کا ایک منظر)

(جزیرہ مورو (فلي پائن) کا ایک مکان)

الهلال کي کسی گذشته اشاعت میں جزائر فلي پائن کے مسلمانوں کا تذکرہ به تفصیل هوچکا هے - قاریین کرام کو یاد هوگا که مسلمانان جزائر مذکورہ نے اپنے امریکن گورنر میجر فنلي کو اپنا وکیل بنا کر قسطنطنیه بھیجا تھا' اور اس نے پیشگاہ خلافة علیه میں انکي جانب سے مندرجۂ ذیل مواد عرض کیے تھے :

" مسلمانان فلي پائن نے مجھے بھیجا هے تاکه میں ان کي جانب سے سلطان المعظم کے رئیس دیني اور خلیفة المسلمین هونے کي حیثیت کا اعتراف کروں' اور اطمینان دلاؤں که ریاست هاے متحدہ امریکه ان کے مذهبي امور میں اسي طرح کي مداخلت کرنا نہیں چاهتي بلکه انکي دیني حالت کي اصلاح و ترقي کي خواهشمند هے -

نیز وہ چاهتے هیں که پیشگاہ خلافت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کرکے بھیجا جاے جو انکے مذهبي اعمال و اعتقاد کي اصلاح کرے' اور اسکي نگراني میں وہ ایک سچے مسلمان هونے کا درجه حاصل کرسکیں - حکومت امریکه نے انکي اس خواهش کو معقول قرار دیا هے اور وہ اپنے صرف و تنخواہ سے ایک ایسے رئیس دیني کے تقرر کي بدل خواهشمند هے "

السید محمد وجیهه افندي' شیخ الاسلام جزائر فلي پائن

سلطان المعظم نے انکي درخواست کو منظور فرمایا اور جزائر فیلي پائن کیلیے " شیخ الاسلام " کا ایک عهدہ قرار دیا گیا جسکے مصارف حکومة امریکه دیگي' اور جو اپني ریاست دیني میں بکلي آزاد و خود مختار هوگا -

چنانچه اس عهدۂ جلیله پر سب سے پہلے جو بزرگ مامور هوے' وہ حضرۃ الشیخ' السید محمد وجیه افندي النابلسي امین الفتاوی مشیخت اسلامیه هیں -

تمام امور ضروریه کے طے پا جانے کے بعد وہ آستانے سے بعزم جزائر روانه هوگئے - ۱۴ - دسمبر کو بمبئي پہنچے - وهاں سے دهلي آئے - دهلي سے علیگڈہ' علي گڈہ سے دیوبند گئے - پھر چند دنوں بہ تقریب اجتماع اسلامي آگرہ میں تشریف فرما رہے - وهاں سے کلکته اور رنگون هوتے هوے غالباً فلي پائن روانه هوگئے هیں -

آگرہ میں مجھے سید موصوف سے شرف نیاز حاصل هوا' اور دو تین مفصل صحبتیں مختلف شئون و مسائل اسلامیه و سیاسیه پر هوئیں - وہ ایک نوجوان فاضل هیں جنکا اصل وطن نابلس (اطراف شام) هے' مگر پرورش قسطنطنیه میں پائي هے' اور علوم دینیه کي تحصیل و تکمیل کے ساتھه فرانسیسي اور (غالباً) جرمن زبان کو بھي حاصل کیا هے - ترکي کے توطن کي وجه سے ترکي زبان مثل مادري زبان کے بولتے هیں' اور عربي بطور زبان ثاني کے مگر صحیح و فصیح -

میں نے انهیں ایک فاضل' وسیع المعلومات' اور ایک عالم منور الفکر و روشن خیال پایا - انکے خیالات میں جمود نہیں هے' مگر ساتھه هي غیر معتدل آزادي بھي نہیں هے - عهد حمیدي کا ذکر آیا تو انهوں نے اسکے استبداد و جبر کو مخالف کتاب و سنت بتلایا' لیکن نئے عهد عثماني کي بے اعتدالیاں بیان کي گئیں تو انکو بھي انهوں نے تسلیم کیا -

دعوۃ و اصلاح کے مسئله میں وہ بالکل الهلال کے مشرب سے متفق

هيں مجھے پوري اميد هے که انشاء الله العزيز انکا قيام جزائر فلي پائن ميں ايک قوي حرکت ديني پيدا کر ديگا - مسئلۂ تبليغ اسلام کے متعلق ميں نے بہت سے مطالب ضروريه انکي خدمت ميں عرض کيے هيں -

ايک ايسے دور دراز مقام کے قيام کو منظور کرنا هي انکے ايثار نفس کي دليل بين هے - انهوں نے اس ديني خدمت کيليے تنخواه لينا بهي گوارا نهيں کيا - صرف پچاس پونڈ ماهانه اپنے مصارف کيليے لينگے ' اور قسطنطنيه ميں انکے اهل و عيال کيليے ۳۰ پاؤنڈ ماهانه پہنچتے رهينگے -

انهوں نے کرنل فنلے سے يه طے کر ليا هے که وه تبليغ اسلام کے بارے ميں بالکل آزاد و خود مختار هونگے - عربي تعليم کے نشر و اشاعت ميں حکومت محليه انهيں مدد ديگي - خطبه ميں سلطان المعظم کا نام ليا جايگا ' اور انکے تمام احکام و اوامر دربار خلافة کے احکام تصور کيے جائينگے -

جزائر فيلي پاين ميں مسلمانوں کي آبادي پانچ لاکھ سے زياده هے - انکے علاوه قديمي بت پرستي بهي باقي هے جو بہت تهوڑي سعي سے مبدل به اسلام هو سکتي هے -

هندوستان کے مسلمانوں کے ليے يه سمجھنا مشکل هوگا که دولة برطانيه جو کچھ اپنے سات سے دس کروڑ مسلمان رعايا کيليے نهيں کرسکتي ' اس سے کہيں زياده رياست هاے متحدهٔ امريکه صرف پانچ لاکھ نفوس اسلاميه کيليے کر رهي هے - وه خود اپني معرفت سے انکے ليے ايک شيخ الاسلام مقرر کراتي هے اور سلطان المعظم کے تحت رياست ديني انهيں سپرد کرديتي هے - انگلستان کيليے (بقول تائمس) ايک وحشي گورے کے خون کے آگے تمام مسلمان رعاياے هند کا اضطراب اور ايک عظيم الشان اسلامي حکومت کي تباهي کوئي شے نهيں ' مگر غنيمت هے که امريکه ايسا نهيں سمجھتي !

حال ميں سر وليم ويڈر برن کي ايک چٹھي اخبار نيشن ميں شائع هوئي هے جسميں انهی جزائر فلي پائن کا ذکر هے اور امريکه کے طرز حکومت سے گورنمنٹ هند کا مقابله کيا هے - وه لکھتے هيں :

" امريکه کے پريسيڈنٹ ولسن کا رويه اهل برطانيه کيليے قابل غور و عبرت هے - جب هندوستان کي کونسل ميں مسٹر گوکھلے کا بل جبري تعليم کے متعلق نامنظور هوا تو اسي وقت بيان کيا گيا تها که جزائر فلي پائن ميں امريکن گورنمنٹ نے ميونسپلٹيوں کے ذريعه جبري تعليم رائج کردي هے ' اور اسکا نتيجه يه هے که برٹش انڈيا کے مقابله ميں وهاں طلبا کي تعداد دس حصه زياده نظر آتي هے !

پريسيڈنٹ ولسن نے علانيه وعده کيا هے که امريکن گورنمنٹ بہت جلد ان جزائر کو آزادي عطا کر ديگي ' مگر هندوستان کو ابتک کوئي ايسي اميد نهيں دلائي گئي ! ! "

زميـنـدار ريليف فنڈ ڈيپوٹيشن

بسرپرستي علامه عبد الله عمادي ايڈيٹر زميندار بغرض فراهمي چنده ۲۱ جنوري کو لاهور سے روانه هوگا - همين اپنے مسلمان بهائيوں سے پوري توقع هے که حتى الامکان اس ڈيپوٹيشن کي حوصله افزائي سے اپنے قومي اخبار (زميـنـدار) کے ساتھ سچي همدردي اور محبت کا عملي ثبوت دينے سے دريغ نهيں فرمائيں گے -

منيجر زميـنـدار

مشاهير اسـلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شکر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتی ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذکريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتی ۲ نه (۲۶) حضرت شبلی رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابو الخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کليری ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالد بن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتی ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار کاکي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه کي قيمت يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) ياد رفتگان پنجاب کے اولياے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بيني کا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - کتب ذيل کي قيمت ميں کوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑھ هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے نامي مشهور حکيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انکي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کيے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں کي تصديق کي هے انکي نام بهي لکھدئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قيمت چھه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] البحران اس نا مراد مرض کي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه -

ملنے کا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

مذاكرهٔ علميه

أثـار عـرب

مصر کے موجودہ تعلیم یافتہ اشخاص سے صحیح ہمیشہ بے اعتقادی رہی ہے ' الا دو شخص ' ایک قاسم امین بک مرحوم صاحب تحریر المراۃ ' اور دوسرے احمد زکي بک صاحب السفر الي المؤتمر و الدنيا في بارس وغیرہ -

پچھلے دنوں احمد زکي بک نے جامعہ مصریہ میں اثار عرب پر تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا ' جسمیں مختلف مواضیع ادب و تاریخ و علوم و علم اللسان پر نہایت وسعت نظر و دقت راے سے بحث کي تھي - اب ان سب کا مجموعہ شائع ہو گیا ہے - آج انکي ایک تقریر کا تھوڑا سا حصہ درج کیا جاتا ہے جو زیادہ خشک او: علمي نہیں ہے تا کہ عام طور پر دلچسپي سے پڑھا جاے (ایڈیٹر) -

حضرات !

سب سے پہلے میں عربي طریقہ پر سلام کرتا ہوں اور ہر شخص سے فرداً فرداً کہتا ہوں کہ " سلام علیک " اسکے بعد میں اسلامي طریقہ پر سلام کرتا ہوں اور کہتا ہوں " السلام علیکم " -

اس سلام مزدوج کے بعد میں وہ لفظ استعمال کرتا ہوں جو اہل فرنگ نے عربوں سے لیا ہے اور جسے بلحاظ معني اصلي کے میں آپ سے کہتا ہوں ' یعني " Salamlek " -

حضرات ! اہل یورپ تو اس تیسرے لفظ کو تملق و تذلل اور انتہاء خضوع و خشوع کے لیے استعمال کرتے ہیں ' مگر در حقیقت یہ لفظ اس اثر کا ہمیں پتہ دیتا ہے جو اسلامي تمدن نے یورپ کي مغربي قوموں پر ایک زمانے میں ڈالا تھا -

کیا اس عالم کي یہ سنت جاریہ نہیں ' کیا تمدن کا یہ قاعدہ نہیں کہ جب مختلف و متبائن قومیں باہم ملتي ہیں اور ایک کو دوسرے سے سابقہ پڑتا ہے ' تو ضرور اس سے ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے ' اور یہ اثر اسقدر قوي ہوتا ہے کہ بالاخر عام اور خاص ' دونوں قسم کے حالات میں ظاہر ہوتا ہے ؟ اس تاثیر کا سر چشمہ تمدن کي قوت ہے - غالب و چیرہ دست قوم معراج تمدن کے جسقدر بلند زینے پر ہوگي ' اور مغلوب قوم پر اسکو جسقدر تسلط و اقتدار حاصل ہوگا ' اسي نسبت سے یہ اثر بھي کمزور و ضعیف اور قوي و استوار ہوگا -

کسي قوم میں جب تمدن پھیلتا ہے ' تو ضرور اسکے افراد بھي اس بسیط زمین پر پھیلتے ہیں اور دوسري قوموں پر غالب ہوجاتے ہیں - وہ قبائل جو اسکے جوار میں یا اسکے ساتھہ رہتے ہیں ' اسکا کہنا مانتے ہیں ' ان پر فوراً اس قوم کو یک گونہ حکومت حاصل ہوجاتي ہے گو یہ حکومت ظاہري نہ ہو بلکہ معنوي ہو - جو لوگ تفکر و تامل کو کام فرماتے ہیں انہیں اس حکومت معنوي کے آثار تجارت ' زراعت ' صنعت ' اخلاق و عادات ' علوم و معارف ' بلکہ لہو ولعب ' ظرافت و مزاح ' وقار و رندي ' غرضکہ زندگي و تمدن کے ہر شاخ و مظہر میں اسطرح نظر آجاتے ہیں ' جسطرح صبح کي پیشاني یا دن کي روشني نصف النہار میں !

اجتماع و تمدن کے اس بدیہي قانون کے ثبوت کے لیے میں آپ کو دور نہیں لیجاتا - صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ ذرا اپنے گرد و پیش پر ایک نظر ڈالیں - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم میں سے ایک شخص جو اپني مادري زبان بھي اچھي طرح بول نہیں سکتا اور (اسکے نزدیک) اسکي بدقسمتي ہے خدا نے اسکو کسي عجمي زبان میں استعمال و انہماک کا موقع بھي نہیں دیا ' مگر با ایں ہمہ جب وہ اپنے کسي دوست اور ہم چشم سے ملتا ہے تو فوراً کہتا ہے : " بونجور موں شیر بوں سیوار " (یہ ایک فرانسیسي کلمۂ مزاج پرسي و تعارف ہے جو اب فرنگي مآب مصریوں میں بجاے کیف حالک کے جاري ہوگیا ہے ' اور انکي تقلید سے اسکا استعمال اسقدر بڑھگیا ہے کہ عام طور پر ہر شخص بولنے لگا ہے حتی کہ سلام علیک تک متروک ہے ! - الہلال) کیا یہ امر اب قطعي نہیں کہ عنقریب وہ دن آنے والا ہے جبکہ ہمارے لڑکے گھروں میں بھي گوڈ مارننگ گوڈ نائٹ مائي ڈیر ' کہا کرینگے -

نہیں ' وہ دن تو آگیا - اب تو گھروں میں بھي ہمارے لڑکوں کي زبان سے یہي نکلتا ہے -

لعمري (اپني عمر کي قسم) ' یہ نفوس کا ضعف ' مزاج کي کمزوري ' اور اخلاق کي پستی ہے - یہ حرکت علما کے نزدیک تنگ ظرفي ہے اور نیم علما کے نزدیک خود نمائي - رہے جاہل تو انکے لیے اسقدر کہدینا کافي ہے کہ وہ جاہل ہیں !

میرے نزدیک اس تنگ ظرفي اور خود نمائي ' دونوں کے خلاف اخلاقي جنگ کرنا چاہیے تاکہ ہم اپني قومیت اور زبان کو محفوظ رکھہ سکیں ' اور اپنے ملک کے زندہ کرنے کے متعلق ہماري کوششیں کامیاب ہوں -

لیکن آج شب کي صحبت کا میرا موضوع مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں بہت سے مقامات پر عربي الفاظ کے بدلے غیر عربي الفاظ استعمال کروں ' یہ اسلیے تاکہ ان پس ماندہ آثار اور لازوال ماثر کو بیان کرسکوں جو ہمارے آباء و اجداد یورپ کي قوموں میں اپنے بعد چھوڑ آئے ہیں - (اسکے بعد خطیب نے فرانسیسي زبان کا ایک فقرہ لکھا ہے مگر وہ ہم نے اسلیے حذف کردیا کہ قارئین الہلال میں بمشکل کچھہ لوگ ایسے ہونگے جنکے لیے وہ چند اصوات مرتبہ سے زیادہ ہو - الہلال)

آپ نقش حیرت بنجائینگے جب میں آپ سے کہونگا کہ (Ebahi) اور (Ahuri) یہ دونوں فرانسیسي لفظ خالص عربي اصل سے مشتق ہیں - پہلا لفظ (Ebahi) جسکے معني پریشان و حیران کے ہیں ' اور اسي طرح اطالي زبان کا یہ فعل (baire) جو اسکے ہم معني ہے ' دونوں عرب کے اس قول سے نکلا ہے کہ " فلان مائر بائر " یعني حیران و پریشان ہیں - دوسرا لفظ یعني (Ahuri) جسکے معني مبہوت و مرعوب ہونیکے ہیں ' وہ بھي اس جملے سے نکلا ہے کہ " بہرت فلاناً فانبہرا " کیا اب بھي کسیکو حیرت و تعجب ہے ؟ حالانکہ جب سبب ظاہر ہو جاے تو تعجب دفع ہوتا جاتا ہے ' اور اشتقاق جسقدر واضح ہے وہ تو ظاہر ہي ہے -

اس فرانسیسي فقرہ میں میں نے ایک لفظ (Sauche) استعمال کیا تھا - یہ لفظ بھي عربي نژاد ہے - اگر اطالي لہجہ میں اسکا تلفظ کریں تو " سوکي " ہوگا ' اور اگر ہم اطالي زبان میں اسکے ہم معني لفظ تلاش کریں تو ہمیں دو لفظ (Zicca) اور (Zocco) ملینگے ' اور اگر اب ہم اسکے بعد یہ آیت تلاوت کریں : کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوي علی (سوقہ) یعجب الزراع تو اسکا مشتق منہ واضح ہو جائیگا (یعنے لفظ سوق) -

اصل یه هے که اهل یورپ نے زراعت کے متعلق بهت سي چیزیں عربوں سے سیکهیں جیساکه هم آگے بیان کرینگے - ان امور کے ساتهه انکے اسماء بهي اپني زبان میں داخل کرلیے ' لیکن یه اسماء کبهي بحالت مفرد لیے اورکبهي بحالت جمع - Sonche جو اسوقت زیر بحث هے ' انهوں نے لفظ (سوق) سے لیا هے جو جمع هے ساق کي - اسکے بعد اسمیں تحریف کي اور اسکو سطح زمین سے زیر زمین لیگئے اور بیخ و بن کے معني میں استعمال کرنے لگے - پهر اس تصرف و تحریف کا دائرہ اور وسیع کیا اور اسکو ان تمام معاني میں استعمال کرنے لگے جن میں که لفظ جرثومه استعمال کیا جاتا هے -

هزارها الفاظ هیں جو همیں یه بتاتے هیں که عربوں نے اهل یورپ پر اپنے اثر کا جو نقش بٹهایا تها وہ اسقدر پائدار تها که آج تک باقي هے - هاں یه صحیح هے که قصر تمدن کو زمانے اور حوادث کے هاتهوں نے مسمار کردیا ' مگر اسکے کهنڈر ابتک قائم هیں جو اپني خاموش آواز میں شاعر سے باتیں کرتے هیں ' مسافر کا دامن دل کهینچتے هیں ' اور دلوں میں گزرنے والے خیالات سے سرگوشیاں کرتے هوے عربوں کے ان مآثر و مفاخر کي داستانیں بیان کرتے هیں جو کل تک تهے مگر آج نهیں هیں !

آج میں آپکے سامنے ایسے الفاظ کے متعلق اپني معلومات کا ایک حصه بیان کرونگا ' جو فرانسیسي (اور اسکے مختلف لهجوں یعنے ڈائلیکٹ میں جو فرانس کے بعض حصوں میں رایج هیں) اطالي (اور اسکے ان مختلف لهجوں میں جو جزیرہ نماے اطالیه اور اس سے ملحق جزائر میں پیدا هوے) اسپیني اور پرتگالي میں (اور ان دونوں کے ان لهجوں میں جو اندلس میں پیدا هوے اور حسب قانون نشو و ارتقاء اب نیست و نابود هوگئے) موجود هیں -

میں نے ابهي آپ سے کہا که ساغترف (خطیب نے اس مضمون کے لیے که " میں اپني معلومات کا تهوڑا سا حصه بیان کرونگا " یه الفاظ استعمال کیے هیں : " ساغترف لکم " ولکن ما اعلم انه ماخوذ عن العربیه - الهلال)

مگر اس لفظ سے اسوقت تک آگے نه بڑهونگا جب تک که آپ کو یه نه بتاؤں که اهل یورپ نے (Carafe) اسي لفظ سے نکالا هے - (Carafe) تو فرانسیسي هے ' مگر یهي لفظ بتغیر بعض حروف اطالي میں (Caraff) صقلیه میں (Carabba) اور اسپیني میں (Carrafa) هے - گو ان تمام قوموں کے تلفظ میں اختلاف هے مگر یه امر ان سب میں مشترک هے - ان سب نے مصدر کا استعمال اسم کے معني میں کیا هے - چنانچه انکے یهاں اسکے معني هیں ایک شیشے کا برتن جسمیں پاني یا شراب رکهي جاتي هے (یعني واٹر گلاس - - الهلال) -

میں ایک ایسے میدان میں اترنا نهیں چاهتا جسکا میں مرد نهیں - انگریزي کے متعلق میري واقفیت محدود ' جرمني کے متعلق اسکا عدم وجود برابر ' یوناني کے متعلق اس صفر کے برابر جو رقم کے دهنے طرف لکها جاتا هے ' علی هذا وہ تمام زبانیں جنهوں نے ٹهیک اسیطرح علوم اور روزانه زندگي کے متعلق الفاظ کا ایک کثیر ذخیرہ عربي سے لیا ' جسطرح که آج هم بے سوچے سمجهے انکے هزارها الفاظ استعمال کررهے هیں ' اور هماري اس بے پرواهي کا یه عالم هے که بهت سے ایسے الفاظ کیلیے بهي انکے دست نگر هیں جنکے هم معني الفاظ هماري زبان میں موجود هیں - یهاں ان الفاظ کا ذکر نهیں جنکو ارباب علم و فضل مخصوص اغراض یا ایسي نو ایجاد اشیاء کے لیے وضع کرتے هیں ' جو پہلے غیر معروف و معلوم تهیں - یه الفاظ تو تمام بني نوع انسان کي ملک هیں ' هر شخص انکے استعمال کا حق رکهتا هے - اس عالم میں یهي سنت الهیه هے - البته کبهي انکا سر چشمه هم تهے ' آج دوسرے هیں : و تلک الایام نداولها بین الناس -

مجهے امید هے (استغفر الله میں کیا کهه رها هوں) نهیں ' همارا فرض هے که هم تمام عربي بولنے والے سب ملکے ایک هوجائیں ' اور اسباب ترقي پیدا کرنے کے لیے اپنے علوم کي تجدید اور اپنی زبان کے زندہ کرنے کي پیهم کوشش کریں - علوم کي تجدید اور احیاء لغت کا صرف وهي طریق وحید هے جس پر چلکر هم اپنے نامور آباء و اجداد کي طرح لوگوں میں بلند مرتبه حاصل کرسکتے هیں -

اے حضرات ! یه عاجز جو اسوقت آپکے سامنے بول رها هے ' یه ایک بار افتتاح جامعۂ مصریه کي تقریب میں اعلی حضرت عباس حلمي (خدیو مصر) کے سامنے تقریر کرچکا هے - اس تقریر میں میں نے بیان کیا تها که مسلمان جو اوج ترقي پر پهنچے تو صرف اسلیے که انهوں نے اس امر الهي کے بموجب بحري اور بري سفر کیے جو ان پر فرض کرتا هے که وہ طلب رزق کے لیے کوشش کریں اور اس وسیع کرہ زمین میں سفر کریں - یه معلوم هے که رزق دو قسم کے هیں - ایک مادي اور دوسرا اخلاقي - (غالباً یه اِس آیت کریمه کي طرف اشارہ هے : فانتشروا في الارض و ابتغوا من فضل الله - الهلال)

اس حکیمانه آیت پر همارے اسلاف نے عمل کیا ' اور وہ اس درجه پر پهنچے - هم نے اس آیت کے بر عکس کیا ' هماري یه حالت هوگئي !

حضرات ! هم سب نے همیشه دیکها هے که گرمي آئي اور مصریوں نے کهنا شروع کیا : چلو ' گرمي کا موسم بسر کرنے یورپ چلیں - یه گرمي کا سفر ائلاف قریش کے لیے تها ! (یه اشارہ هے واقعۂ نزول سورۂ لائیلاف کي طرف - الهلال) مگر وہ یه بهولگئے که گرمیوں میں قریش کا سفر تجارت سے مال و دولت حاصل کرنے اور سفر کے فوائد و نتائج سے متمتع هونے کے لیے تها - آہ ! هماري قوم کا بیشتر حصه جس غرض کے لیے یورپ بهاگتا هے ' اور جو کچهه وهاں کرتا هے ' اسکو تو تم خوب جانتے هو - یه لوگ خفافاً یا ثقالاً (هلکے یا بوجهه سے بهاري) کس عالم میں هیں ؟ افسوس ' همیشه خفافاً جاتے هیں ' مگر جیب میں وہ شے هوتي هے جسکا وزن تو هلکا مگر قیمت گراں هوتي هے ' یعني نوٹ ' اور اسطرح اس شاعر کي گویا تکذیب کرتے هیں جس نے اپنے ممدوح سے کها تها :

اهـديتني ورقـاً لم تهدني ورقـا
قـل لي بلا ورق ما ینفع الـورق ؟

(یعني تم نے مجهے کاغذ بهیجا مگر چاندي نه بهیجي - بتاؤ ' بے چاندي کے کاغذ کس کام کا ؟)

اگر یه شاعر اسوقت زندہ هوتا تو کبهي اپنے ممدوح کو اسطرح نه لکهتا ' بلکه اس سے کسي هنڈي پر دستخط کرا لیتا یا جس بنک میں اسکے ممدوح کا روپیه هوتا اسکے نام ایک چک لیلیتا -

یادش بخیر - چک (چ کو عربي میں شین سے بدلدیتے هیں اسلیے خطیب نے چک کو شک کها هے - الهلال) بهي عربي لفظ هے جو فارسي سے عربي میں آیا هے - یه در اصل صک هے اور اسکي جمع هے صکوک - اهل یورپ نے ان هزارها تجارتي اور زراعتي الفاظ کے ساتهه جو انهوں نے عربي زبان سے لیے هیں ' لفظ صک کو بهي لیا - اور Cheque کهنے لگے (غالباً فرنچ میں " س " کو " Ch " لکهتے هیں - انگریزي میں بهي چک کا املاء یهي هے - حالانکه " ص " کے لیے انگریزي میں " Ch " نهیں استعمال کیا جاتا - مگر یه یاد رکهنا چاهیے که انگریزي میں یه لفظ فرنچ کے واسطه سے آیا هے - الهـلال -) .

بريد فرنگ

سنـــه ۱۳ - اور هـــلال

قديم و جديد مسئله شرقيه

(از كريفگ ۲۷ دسمبر)

انيس سو باره نے همیں پرانے " مسئلـه شرقيـه " كا خاتمه دكهايا اور انيس سو تيره نے اپني طنز آميز فياضي سے ايک نيا مسئله شرقيه " ايجاد كرديا - يهي شے اس سال كي اصلي مزيت اور ديرپـا خصوصيت هے جسكي وجـه سے يـه سال يورپ كي تـاريخ ميں هميشه مشهور و معروف رهيگا -

اس لحاظ سے يه سال نه صرف برا تها ' بلكه بلا ادنى مبـالغه كے ايـک مضرت رساں سـال تها - بلقان ميں يورپ كي بزدلي اور شديد بربريت كي كاميابي سے جو كچهه هوا ' ارباب سياست كے ليے اميد كي برباد شده صـورت هے ' اور اصحاب خـيـال (Idealist) كے ليے اس فـريب كا انـكشاف جسميں وہ اب تـک مبتلا تهے - مگر يه اسكي اكيلي برائي نهيں كيونكـه يه اپنے انـدر اور بهي برائياں ركهتا هے -

اس نے آينده كے بے گناه لوگوں كے ليے ايک ايسا بوجهه تركـه ميں چهوڑا هے ' جسكا فيصله وہ هميشه كے ليے كـرسكتا تها اور صـرف اسيقدر نهيں بلكه اس بوجهه كے ساتهه مزيد پيچيدگياں بهي - سر ايڈ ورڈ گرے ' همیں حكم ديتے هيں كه هم شكر كريں كه جنگ يورپ سے بچگئے - سر ايڈورڈ گرے كا يه قول تو بالكل غير فاني ڈک كے انداز ميں هے ' بلكه اسكے اس دائمي تسلي كي دوسري شكل كه " جب تک خوش طبعي كي شمع ميں روح كي آگ روشن هے اور دوستي كا بازو پر نهيں جهاڑتا ' اسوقت تک مهرو عنايت ميں تفريق كي كيا پروا ؟ "

بدقسمتي سے اس صورت خاص ميں زندگي كي شمع بڑي حد تک بے حيائي كي شمع هے -

اور رها " بين القومي دوستي كا بازو " تو اسكي اصلي فكر يه هے كه ان غير " زنده دل " جنگي تيـاريوں كي عظيم الشان وسعت كو پوشيده ركها جائے جو هر سلطنت دوسرے كے ليے كررهي هے !

بيشک هم اس سال جنگ سے بچگئے هيں اور شايد آينده سال بهي بچے رهيں ' مگر نو حلقه بگوش قوموں كا آه و زاري كرنا ' دول كي نا جائز خواهشوں كے ليے نئے رقيبوں كا پيدا هونا ' اور اسلحه بندي ميں دول كي منافست كا وسيع اور تيز هونا ' يه چيزيں اس صلح كي داستان سنائيگي جس پر سر ايڈ ورڈ گرے كو اسقدر ناز هے

آؤ ذرا اور زيادہ قريب سے ۱۹۱۳ كے تركه كو ديكهيں ! گذشته سال تو معقول اميدواري ميں ختم هوا تها - بلغاري قسطنطنيه كے دروازہ پر تهے - ترک اپنے آخري يورپي خندقوں ميں چهپے هوے تهے - سرويا اور بلغاريا كا عهد نامه اتحاد اپنے ان دفعات كے ساتهه ابهي تـک صحيح و سالم تها جو مفتوحه زمينوں كي قوميت كے اصول پر تقسيم كے متعلق تهيں - يورپ كي سياست كا يه شعار تها كه بلقان بلقانيوں كے ليے هے ' اور اس شعار كي پيروي بلكه اسكے معني كي تصوير كشي كے ليے دول نے البانيه كے آزاد كرنے كا فيصله كرليا تها - ايشيا ميں ايک مستحكم اور دوباره پيدا هونے والي تركي كے مستقبل نے بظاهر وزير اعظموں كي تمام قيمتي اور تازگي بخش فياضي كو مشغول كر ليا تها ' اور انهوں نے تركي كي اس نئی قلمرو كی حفـاظت كے ليے جزائر ايجين كي قسمت كا فيصله اپنے هاتهوں ميں ليليا تها - ان تمام باتوں سے ايک للچانے والي اميد پيدا هوئي ' اور اس توقع كي پوري پوري تصـديق هوگئی كه بالاخـر يورپ كے وجـدان (كانشنس) سے مسئـله شـرقيه كا اثر اتر جائيگا -

يه صحيح هے كه اس زرد هلال كا گردش كرتا هوا آسمان ' ابر سے صاف نه تها -

ليكن يه بهی نو معلوم هوتا تها كه صبح طوفان كي علامتيں اگر درحقيقت غفلت و بے پرواهي كے قـابل نهيں ' تو انكا انتظام هوسكتا هے -

افسوس ! يورپ كي فـياضـي اور اسكی همت ' دونوں فريب ثابت هوئيں - اسكا مصنوعي اتحاد ضروري تصفيه كے بجائے نفـاذ كرنے كے قـابل نـه نكـلا ' اور اسليے سنـه ۱۹۱۲ ع كي درخشاں اميديں خون كے سمندر ميں حل هوگئيں ' اور انـكي يه گم گشتگي عهدنامه بخارست كي بے شرم خشک مزاجي كي صورت ميں قلمبند كي گئي !!

غرض سال گذشته كے تمـام نتـائج كي فهرست اسطرح بنـائي جاسكتي هے :

(۱) مسئلۂ مقدونيه ايک ايسي صورت ميں دوباره زنده هوا هے جو " عثماني مظالم " كے زمانے سے بے انتها زياده خطرناک هے -

(۲) ايک نيا مسئله البانيـا پيدا هوا هے جس نے بلقان كي معمولاً پريشان سياست كے ليے بے چيني كے نئے عناصر فراهم كرديے اور يورپ كے توازن دول كے خوشگوار ميدان ميں زلزله ڈالديا -

(۳) ڈنيوب كے جنوب پر ايک بلغاري (Alsace) تخت نشيں هوا هے -

(۴) اور آخر ميں يه كه دول عظمى كي جوع الارض نے اپنے كو كمزور باب عالي كے ايشيائي ممالک پر محدود كرليا هے ' جهاں

رہ رقابتیں ' جنکی بے ترتیب تماشگاہ ایک زمانے میں بلقان تھا ' اپنی بازگشت اور افزایش کی عمدہ علامتیں ظاہر کر رہی ھیں -

* * *

اکیلی مقدونیہ کی حالت نہ صرف تدبر کے غلط استعمال کی حیثیت سے قابل افسوس ھے بلکہ دراصل رہ ایک مشہور شرمناک واقعہ ھے - ھمعصر ترکی مدبروں میں ایک قابل ترین شخص یعنی حسین حلمی پاشا نے ' جو یورپین ترکی میں مصلحین کی امیدگاہ تھے اور اب رائنا میں عثمانی سفیر ھیں ' نومبر سنہ ۱۹۱۲ع میں اعلان کیا کہ " جہاں تک مسئلہ مقدونیہ کے حل کا تعلق ھے ترکونکا مقدونیہ سے نکلنا اسکو اور پیچیدہ کردیگا "

انکی پیشینگوئی بہت زیادہ پوری ہوئی - چند ھفتے ھوے کہ مقدونی وکلا مجھے ملے جو اسوقت یورپ کے دفتر ھاے خارجیہ سے ملنے کے لیے بیکار دورہ کر رھے ھیں - انکی دعاؤں میں ٹیپ کا مصرعہ یہ تھا :

" ھمیں ھمارے نئے عیسائی مالکوں سے نجات دو ! ھمکو خود مختاری دو ! ! لیکن اگر یہ ناممکن ھو تو پھر جسطرح ممکن ھو ' ھمارے پہلے ظالم آقا یعنی ترکوں کو ھمیں واپس دیدو !!! "

یہی صدا نئے سروی اور یونانی مقبوضات کے بلغاریوں' یہودیوں ' اور البانیوں ' اور نئے سرویا کے یونانیوں' اور نئے یونان کے سرویوں کی طرف سے بھی آ رھی ھے -

اس واقعہ کی تردید نا ممکن ھے کہ نہ صرف ان لوگوں کے ساتھ ترکوں کے زمانے سے بدتر سلوک کیا جا رہا ھے' بلکہ یہ عہد نامہ کے شرائط کی ایک سونچی سمجھی ہوئی خلاف ورزی ھے - اپنے اندر جذب کرنے کے متعلق سرویا کی اسکیم یہ ھے کہ پہلے فی کلفرمست گرجوں اور اسکول کو دبایا جاے ' اور سچ یہ ھے کہ اسوقت یونانیوں نے بھی اپنے کو زیادہ روا دار ثابت نہیں کیا -

سر ایڈورڈ گرے نے مداخلت کا وعدہ کیا ھے !!

لیکن کیا ایک کارگر علاج کے استعمال میں رہ اپنے ساتھ اتحاد یورپ کو بھی شریک رکھہ سکینگے ؟ یہ ابھی مشکوک ھے -

---

[بقیہ مراسلات]

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس
کی مخالفانہ روش

غالباً جناب میری اس جرأت کو معاف فرمائینگے اگر میں کہوں کہ " محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس" تمام مسلمانوں کی کانفرنس نہیں ھے' کیونکہ اگر یہ مسلمانوں کی کانفرنس ھوتی تو اسکے لیڈر (انما المومنون اخوۃ) کے خلاف معاندانہ کارروائی کا اظہار نکرتے اور اپنی یعنی مسلمانوں کی قوم میں سے ایک کثیر التعداد فرقہ (قصاب) پر اظہار نفرت نکرتے ' اور اس فرقے کو اپنے سے جدا نہ سمجھتے' اور عام جلسہ میں اسکے کہنے کی ضرورت محسوس نکرتے کہ " اگر تم قصابوں کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے ھو تو دور ' لیکن تم انکو چندہ لینے کی غرض سے اپنے جلسے میں شریک کرلو " کیا اسکے لیڈر (انما المومنون اخوۃ) کے پیرو ھو سکتے ھیں ؟ کیا کانفرنس کا نصب العین مسلمانوں میں فرقہ بندی کرنے کا ھے ؟ کیا اتفاق اسی کا نام ھے اور کیا آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس) کے یہی معنی ھیں ؟

مولانا ! میری حیرت کی انتہا نہیں رہتی' جبکہ مقرر لیڈر کے مذکورۂ بالا فقرہ پر نظر ڈالتا ھوں ' افسوس کہ مقرر کی نظر اس نقطۂ خیال تک نہ پہنچ سکی' اور اسنے اس بیدلی کے اسباب پر غور نہیں کیا جو قصابوں کے دلوں میں پیدا ھوجانے والی تھی - غالباً اسپر کوئی صاحب خیال کرینگے کہ اگر قصاب بد دل ھوں تو ھو جائیں' کیا انکی وجہ سے کانفرنس کا کام نہیں چلیگا ؟ مگر میں پوچھتا ھوں کہ اگر کوئی شخص جسم کے تمام اعضا میں سے صرف ایک عضو کاٹ کر پھینک دے تو کیا اسکو آرام مل سکتا ھے ؟

حافظ امام الدین اکبر آبادی

الهلال :

معاف کیجیگا - آپنے بغیر خبر کے مبتدا شروع کردیا - معلوم نہیں یہ جملہ کس نے کہا اور کب کہا ؟ بہتر تھا کہ اسکی تشریح کی جاتی - پھر اگر ایک شخص نے کہا تو کانفرنس اسکی ذمہ دار نہیں ھوسکتی - اسلام میں پیشہ اور خاندان کوئی چیز نہیں - یہ ھماری بنائی ہوئی حدود ھیں جنھیں ھمارا خدا منظور نہیں کرتا - تمام مسلمان باھم بھائی اور یک درجہ ھیں ' الا رہ جسکے اعمال بہتر ھوں : ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم -

---

حضرت مولانا ! السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ -

اس ڈویژن میں ایک نہایت شریف ھندو دیسی اگزکیوٹو انجنیر ھیں - اردو انکی مادری زبان ھے' اور برخلاف ھمارے نو تعلیم یافتوں کے اردو کی قدر بھی کرتے ھیں -

مجھہ سے انھوں نے شکایت کی کہ مسلمان اخبار جنوبی افریقہ کے ھندوستانیوں کے متعلق لکھتے ھی نہیں یا بہت کم لکھتے ھیں - آپ الهلال کو لکھیں کہ رہ اس بارہ میں قلم اٹھاے - انجنیر صاحب کے جس فقرہ نے مجھے اس تحریر پر آمادہ کیا ھے رہ یہ ھے کہ "کانپور کے معاملہ میں میں نے الهلال کی تحریریں دیکھی ھیں - بے اختیار دل چاھتا ھے کہ جاکر قلم چوم لوں " - آپ کے قلم کا غیروں پر یہ اثر ھے تو اپنے کیونکر اوسکی مدح سے عہدہ برا ھو سکتے ھیں ؟

جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دل سے مذھب کی گرفت جسقدر ڈھیلی ھوتی جاتی ھے آپ مجھہ سے زیادہ جانتے ھیں - خواہ علیگڈہ کے تعلیم یافتہ ھوں یا کہیں کے - کیا کوئی ایسی تصنیف و تالیف اردو یا انگریزی میں موجود ھے (کیونکہ یہ لوگ عربی سے بالکل نا اشنا ھوتے ھیں) جس سے اصل اسلام کا نقشہ ارنکی دلوں میں جم سکے ؟

رہ لوگ مروجہ اسلام کو اسلام سمجھتے ھیں' اور اسلیے رسماً یہی مانتے بھی ھیں -

ایک ایسے تعلیم یافتہ سے میرا بھی تعلق ھوگیا ھے ' اور میں چاھتا ھوں کہ کسیطرح اسکے دین کے متعلق خیالات میں اصلاح ھوجائے - امید ھے کہ آپ اس بارہ میں امداد فرماینگے - انسانوں کی ممنونیت و تشکر سے تو آپ مستغنی ھیں' آپ نے اپنا وقت ' قلم ' اور زبان اصلاح قوم کے لیے وقف فرما دی ھے - خدا آپ کی مدد کریگا اور اجر دیگا -

کل پھینکے ھے غیروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بحر سخا کچھہ تو ادھر بھی

سید عبد الوحید ڈپٹی کلکٹر -

الهلال :

کرم فرمائی کا شکریہ - یہ تو صحیح نہیں کہ الهلال نے جنوبی افریقہ کے مسئلہ میں حصہ نہیں لیا - آپ الهلال کے گذشتہ پرچے ملاحظہ فرمائیں - علی الخصوص جلد ۳ نمبر ۲۱ اور نمبر ۲۲ - نمبر ۲۲ کا لیڈنگ آرٹیکل " النباء الالیم " کی سرخی سے اسی موضوع پر تھا - اسکے پڑھنے سے ان جذبات کا اندازہ ھوسکیگا جو اسکے متعلق میرے اندر ھیں -

جن کتابوں کی نسبت آپنے دریافت کیا ھے ' سچ یہ ھے کہ اسکے متعلق ھمارے پاس کچھہ سامان نہیں - اسبارے میں آپکو خط لکھونگا -